Digitized by Khilafat Library Rabwah.

اشاعۃ السنۃ النبویۃ

علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ

نمبر نہم و دہم — بابت رمضان و شوال ۹۷ھ مطابق ستمبر و اکتوبر ۱۸۸۰ء جلد ۳

شرح قیمت رسالہ

درجات و مراتب قیمت	تفصیل خریداران بشرح مراتب	رقم سالانہ
(۱) اخص قیمت	اسلامی ریاستون کے نواب اور رئیس۔	کم از کم للو عہ
(۲) خاص قیمت	گورنمنٹ انگریزی و معزز عہدہ داران و عامہ اغنیا و لائبریری و سوسائٹی ہا	کم سی کم عہ
(۳) عام قیمت	متوسط اہل وسعت۔	سے
(۴) رعایتی قیمت	کم وسعت لوگ جنکی آمدنی دس روپیہ ماہوار سے زیادہ نہین۔	سے
(۵) للاہی قیمت بیوسعت جو دس روپیہ ماہوار کی آمدنی نہین رکھتے مگر علمی بضاعت رکھتے ہین اور اس رسالہ کی اشاعت کرتے ہین		ثواب آخرت

ضروری اشتہارات و مفید اعلانات

۱۔ اشاعۃ السنہ سنین گزشتہ و ضمیمہ جات اخبار (جنمین تقلید و عمل بالحدیث سی بحث ہی) کے پورے اور باترتیب پرچے اب ہمارے پاس بجز ایک فائل کے باقی نہین رہے جسقدر تہے سب کے سب فروخت ہو گئے۔ اس فائل باقیماندہ مین اگست ۱۸۷۷ء سی دسمبر ۷۹ء تک کے پورے اور باترتیب پرچے موجود ہین جو فی ماہ ایک روپیہ کے حساب سے مل سکتے ہین۔

مطبوعہ ریاض ہند امرتسر

اسکے سوا پرچہ ہا ۱۸۷۷ء تو عنقا ہو گئے ہین اور پرچہ ہا ۱۸۷۸ء کے دو فایل پورے ہین جو اُسی حساب سے مل سکتے ہین باقی سب غیر مکمل ہین۔ ضمیمجات ۱۸۷۸ء نمبر ہفتم سے پانزدہم تک ہین۔ اشاعۃ السنہ جلد اول نمبر چہارم سے دہم تک اشاعۃ السنہ جلد ۲ بجز نمبر ۳ اور سب ہین۔

یہہ سب پرچے نامکمل ہونیکے سبب عام لوگون کو بحساب فی ماہ ۲ر جسمین محصول ڈاک بہی شامل ہے مل سکتے ہین اور مساکین کو مُفت بلا قیمت صرف محصول ڈاک جو سال بھر کے پرچون کے لئے ۲ر سے زیادہ نہ ہوگا بہیجدینے پر مل سکتے ہین۔

یہہ سبہی پرچے فروخت یا فی سبیل اللہ تقسیم ہو جاوین تو دوبارہ سبہی بہ ترتیب مرغوب و طرز محبوب چہپوائے جائین۔ پس اہل ہمت اُن کامل فایلون کو غنیمت سمجہکر خرید فرماوین اور باقیماندہ پرچون کو باقی شایق حسب توفیق و حیثیت خود طلب فرماکر تمام کراوین پہر دیکہین کُل پرچہا سنین ماضیہ کس خوبصورتی سے چہپوائے جاتے ہین۔

۴۔ قیمت اشاعۃ السنۃ کی نسبت جو صاحب آجتک اغماض کئے جاتے ہین اور باوجود مکرر سہ کرر یاد دہانی و اشارات کے متنبہ نہین ہوتے خواب غفلت سی بیدار ہو جائین اور اس امر کے منتظر نہین کہ ہم انکو نام بنام آوازین دیکر جگائین زیادہ افسوس اُن لوگون پر ہے جو جواب خطوط مین قلم نہین اُٹہاتے اور ہم مہینے ہمارے اوقات و زر محصول خطوط کا خون کراتے ہین اگر وہ حضرات بجائے ارسال زر یہی لکہدین کہ ہم کچہہ نہ دینگے تو بہی ہم اُنکے شکر گزار ہون سب سے زیادہ افسوس حضرات علماء پر ہے جو ثواب اشاعت و اعانت حق و ایفاء وعدہ و حقوق عباد کے مسایل سے واقف ہین پہر انکو نہ وعدہ کا لحاظ ہے نہ ادائے حق کا خیال ہے۔ ایسا ہی اُن رؤسا و اُمراء پر جنمین ایسے ایسے نواب و تعلقہ دار و مالگذار ہین جو اکیلے جیب خاص سے کُل مصارف اشاعۃ السنۃ کے متحمل ہو سکتے ہین ایسے لوگ جو دو روپیہ ایکروپیہ یا آٹہہ آنہ ماہوار بدون مطالبہ نہ بہیجین اور مطالبہ پر بہی دو دو تین تین خطوط تک کا جواب تک نہ دین تو

فان تاويلاتهم ليست بأبعد من تاويلات اهل الحق للنصوص الظاهرة في خلاف مذهبهم ذلك لان من النصوص ما علم قطعاً من الدين انه على ظاهره فتاويله تكذيب معنىً بخلاف بعض

مندفع ہوا جسکی تقریر یہہ ہی کہ جو شخص اصول و اعتقادیات مین تاویل کرتا ہے اگر اُسکو مکذب شریعت ٹہرایا جاوے تو بہت سے فرقون اہل اسلام (جیسے اہل بدعت بلکہ باہمی مختلف اہل حق) کی تکفیر لازم آتی ہے اگر اُسکو مکذب شریعت نہ ٹہرایا جاوے تو منکرین حشر اجسام و حدوث عالم و علم خداوندی متعلق جزئیات کی تکفیر بہی ثابت نہین ہوتی اسلئے کہ اُن لوگون کی تاویلین بہ نسبت تاویلات اہل حق جو وہ اپنے مذہب کی مخالف نصوص مین کرتے ہین بعید نہین۔

اس شبہ کے دفع ہونیکی وجہ یہہ ہی کہ بعض نصوص (آیات قطعی الدلالۃ) دین مین ایسے ہین جنکے ظاہری معنی کا مراد ہونا یقیناً معلوم ہو چکا ہی (جیسی آیات حشر و نشر و حدوث عالم جنمین منکرین تاویلین کرتے ہین) پہر اُنکی تاویل یقیناً رسول کی تکذیب ہی اور بعض نصوص (آیات ظاہرۃ الدلالۃ) ان نصوص قسم اوّل کی مخالف ہین یعنی اُنکے ظاہر معنی کا مراد ہونا یقیناً ثابت نہین ہے جیسی آیۃ دیدار الہی یا خلق افعال جنمین معتزلہ وغیرہ تاویل کرتے ہین انمین تاویل یقیناً آنحضرت کی تکذیب نہین ہے۔

قد ظهر ان الكافر اسم لمن لا ايمان له فان اظهر الايمان خص باسم المنافق وان طرء كفره بعد الاسلام خص باسم المرتد لرجوعه عن الاسلام وان قال بالهين او اكثر خص باسم المشرك لاثباته الشرك في الالهية وان كان متدينا ببعض الاديان والكتب المنسوخة خص باسم الكتابي

یہہ ظاہر ہو چکا کہ کافر وہ ہی جسکا ایمان نہ ہو پہر اگر وہ بظاہر اسلام کا دعوی کرتا ہی تو وہ منافق ہے اور اگر اسلام کے بعد اسپر کفر طاری ہو گیا ہی تو وہ مُرتد کے نام سے مخصوص ہی اور اگر وہ دو معبودون کا قایل ہے تو وہ مشرک کہلاتا ہے اور اگر وہ سوائے دین اسلام اور دین سماوی یا کتاب منسوخ کا قایل ہے تو اُسکو کتابی کافر کہا جاتا ہی جیسے یہود و نصاری ہین۔ اور اگر وہ زمانہ کو قدیم سمجہکر حوادث عالم کو زمانہ کیطرف منسوب کرتا ہی (یعنی جو ہوتا ہے

كاليهودي والنصراني وان كان يقول بقدم الدهر واسناد الحوادث اليه خصّ باسم الدهري وان كان لا يثبت الباري تعالى خص باسم المعطل وان كان مع اعترافه بنبوة النبي صلعم واظهاره شعاير الاسلام يبطن عقايد هي كفر بالاتفاق خصّ باسم الزنديق - وهو في الاصل منسوب الى الزند اسم كتاب اظهره مزدك في ايام قباد وزعم انه تاويل كتاب المجوس الذي جاء به زرادشت الذي يزعمون انه نبيهم

سو زمانہ کرتا ہی) تو اسکو دہریہ کہا جاتا ہی اور اگر وہ کسی خالق کا قایل نہین ہے تو وہ معطل کے نام سی مشہور ہی اور اگر وہ آنحضرت کی نبوت کا اقراری ہی اور شعایر اسلام نماز روزہ وغیرہ کو ظاہراً عمل مین لاتا ہے (جیسے آجکل کے بعضے† نیچری) پر دل مین ایسی اعتقاد رکہتا ہے جو بالاتفاق کفر ہین (جیسے حضرات نیچریہ کے اعتقادات کہ دوزخ و بہشت و جن و ملک بوجود خارجی موجود‡ نہین اور حشر و نشر و حساب و کتاب سی ظاہری معنی مراد نہین ہے اور قرآن باین الفاظ و نظم غیب الغیب سی بوسیلہ جبرئیل امین خارج از ذات نبوی آنحضرت پر نازل نہین ہوا بلکہ آنحضرت نے طبعیت†† سی بنالیا اور بعض آیات# کو اور مذہب والون کی کتاب سی لیلیا ہے وامثال ذلک) تو ایسا شخص باسم زندیق مخصوص ہی جسکی دراصلی نسبت زند کی طرف ہی اور وہ ایک کتاب کا نام ہی جسکو مزدک نے زمانہ قباد مین ظاہر کیا اور یہہ کہا کہ اس مین اس کتاب مجوسیون کا بیان ہے جو انکی زعم مین انکا نبی زردشت لایا ہی۔

† بعض کے قید اس لئے لگائی ہے کہ اکثر بیباک تو اس مذہب مین داخل ہوتے ہی نماز روزہ وغیرہ احکام اسلام سے استعفا داخل کرتے ہین جسکو اس مذہب کے بانی یا مجدد (آنریبل صاحب بہادر) بڑی خوشی سے قبول کرتے ہین اور ان لوگون کو باین الفاظ کہ جو کسی حکم مذہبی کو نمانے وہ بلاشبہ مسلمان و ناجی ہے) آزادی و بیباکی کا سارٹیفکٹ دیتے ہین دیکہو پرچہ تہذیب ماہ ذی قعدہ سنہ ۷۶ -

‡ دیکہو اشاعۃ السنۃ نمبر ۷ جلد ۳ صفحہ ۲۱۷ جسمین ان اعتقادات کے مواضع تفصیل کا ذکر ہے -

†† دیکہو تہذیب ماہ ربیع الاول سنہ ۹۷ و تفسیر پرتزویر صفحہ ۲۷ سے ۳۱ جنکی عبارتین عنقریب منقول ہونگی -

دیکہو تفسیر صفحہ ۹ جسمین آپنے یہہ مانا ہے کہ بسم اللہ مجوس کی کتاب سے آنحضرت نے لے لی ہے -

قال البحث السابع فی حکم مخالف الحق من اهل القبلة فی باب الکفر والایمان ومعناه ان الذین اتفقوا علی ما هو من ضروریات الاسلام کحدوث العالم وحشر الاجسام وما اشبه ذلک واختلفوا فی اصول سواها کمسئلة الصفات وخلق الاعمال وعموم الارادة وقدم الکلام وجواز الرویة ونحو ذلک مما الانزاع فی ان الحق فیها واحد هل یکفر المخالف للحق بذلک الاعتقاد وبالقول به ام لا والاقل لا نزاع فی کفر اهل القبلة المواظب طول عمره علی الطاعات باعتقاد قدم العالم ونفی الحشر ونفی العلم بالجزئیات ونحو ذلک وکذا بضد شیئ من موجبات الکفر عنه۔ اھ ملخصاً

بحث ہفتم اُن لوگونکی حکم مین ہی جو اہل قبلہ ہوکر حق کے مخالف ہین کہ آیا وہ لوگ کافر ہین یا مومن۔ اِس بحث کا مطلب یہ ہی کہ جو لوگ ضروریات اسلام (اعتقاد حدوث عالم وحشر اجسام اور اُسکے نظایر) پر اتفاق رکھتے ہین اور اُنکے سواء اور اصول مین الحق کے مخالف ہین (جیسے مسئلہ صفات باری اُسکا عرش پر ہونا دیکھنا سُننا بولنا وغیرہ) اور مسئلہ خلق اعمال اور خدا کی ارادہ کا عام ہونا اور خدا کی کلام کا قدیم ہونا اور خدا کی دیدار کا جایز ہونا اور مثل اُنکی اور مسایل جنمین اہل سنت کی نزدیک بالاتفاق حق صرف وُہی بات ہی جو اہلسنت کے نزدیک ثابت ومقرر ہی اُن لوگون کی نسبت یہ بحث ہے کہ آیا یہ مومن ہے یا کافر ہین ورنہ ایسے شخص کے کفر مین کوئی بحث ونزاع نہین جو اہل قبلہ کہلاوے اور عمر بھر طاعات (نماز روزہ وغیرہ) پر مداومت کرے ومع ذلک عالم کو قدیم جانے اور حشر اجسام کی نفی کرے یا علم خدا متعلق جزئیات کو مٹاوے یا مثل اُسکے اور اعتقاد رکھتا ہو جو بالاتفاق کفر ہین ایسا ہی اُس شخص کے کفر مین بحث ونزاع نہین جس سے ایسا فعل یا قول سرزد ہو جو باتفاق کفر کا موجب ہو (جیسے کوئی خدا ورسول کو گالی دے یا نبی کو قتل کرے یا اور وجہ سے اُسکی اہانت کرے یا مسجد کو گراوے (بنارس کی مسجد کو نہ سمجھیگا) اور بجائے اُسکی کوئی بتخانہ یا پاخانہ یا کوئی اور عمارت کسی صاحب کی یادگار بناوے یا کسی فرض قطعی سے انکار کرے یا حرام قطعی کو جیسے خنزیر حلال بتاکر نوشجان کرے یا بُت کی آگے سجدہ کرے یعنے

ایسے افعال و اقوال و اعتقادات والی اشخاص بالاتفاق کافر ہین اگرچہ کلمہ گو ہون اور معہ ذالک نماز روزہ وغیرہا ظاہری طاعات کی بہی ملتزم ہون۔ شرح مقاصد کا مطلب بزیادۃ تشریح و تمثیل تمام ہوا ایسا ہی اور کتب عقاید مین مرقوم ہے۔

ان شہادات و تصریحات اکابر اہلسنت سے خوب **ثابت** ہوا کہ جو اہلسنت نے **لا نکفر احدا من اہل القبلۃ** کہہ رکہا ہی یہہ خاصکر انہی اسلامی فرقون کی نسبت کہا ہوا ہی جن کو اصول اسلام پر اتفاق ہے یہہ قول انکا ایسا عام و غیر محدود نہین ہے جسمین ہر کلمہ گو منافق ہو خواہ زندیق یا مرتکب کفر یا ملتزم امور مستلزمہ کفر کا داخل و شامل ہونا ممکن ہوا سکو ایسا عام سمجہنا پرلے درجہ کی غلط فہمی ہے اور اسکے اصلی معنی سمجہکر اس عموم پر اسکو حمل کرنا ابلہ فریبی اور دہوکہ دہی ہے۔

یہہ تائید اعتراض سوم و چہارم کے متعلق اخیر کلام ہی جسکا اتمام سے بخوبی ثابت ہوا کہ جو کچہہ آپنے اعتراض اول و سوم و چہارم کیا ہی وہ سراسر دہوکہ و مغالطہ ہے۔ اب رہا **جواب** آپکے **اعتراض دوم** کا سو یہہ ہے کہ امام صاحب نے تو صرف انکار حشر اجسام مین دین کا ضرر بتایا ہے مطلق بحث حشر اجسام کو جسمین حشر اجسام کا اثبات اور اسکی حقیقت ذاتی اور وجود اصلی کا بیان ہو ضرر دین نہین فرمایا آپ کا مطلق بحث سے ممانعت اور اسمین تجویز مغفرت کو امام صاحب کی طرف نسبت کرنا **طرفہ افتراء**۔ اور پہر اس **طرفہ** پر یہہ **طرہ** کہ امام صاحب تو بحث حشر و نعیم و آلام بہشت و دوزخ سے منع کرتے ہین اور ہم (خود بدولت جناب سید احمد) اس قسم کی بحثین کرتے ہین اور منکرین و متردد ین کو ان اشیاء کی حقیقت سمجہا کر انکو اسلام پر قایم کرتے ہین پہر ہم دونون مین کون شخص دین کا نفع رسان ہے اور کون ضرر رسان ہے؟ پرلے درجہ کی دلیری ہے جو یہہ مصرع یاد دلاتی ہے

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد ؛ آپ کوئی ایسی بحث کرتے جسمین اسلام کی کسی بات کی اصلی حقیقت جو شارع کے نزدیک مقرر ہے بیان کرتے تو یہہ دعوی کرتے ہوئے زیب دیتا آپ نے تو اسلام کی کسی ایک بات کی اصلی حقیقت کو قایم نہین رہنے دیا جس بات پر ہاتہہ ڈالا اسی کی حقیقت کو نیست و نابود کر دیا اور اس کو تبادیل و تحریف غیر حقیقت پر

محمول کیا - تس پر یہہ دعوی آپ کے مونہہ سے کب زیب دیتا ہے - اِس امر کی تفصیل خُدا نے چاہا تو اشاعۃ السُّنۃ کی دو چار جلدون مین ہوگی - اسمقام مین اسکی تمثیل پر اکتفا کرتا ہون اور آپ کے معتقدین اور عامہ ناظرین کو آپ کے حقایق بیانی وبحق اسلام نفع رسانی پر آگاہ کرتا ہون -

پس واضح ہو کہ اصول اسلام وامہات عقاید وایمان یہہ ہین کہ (۱) خدا کو بجمیع صفات کمال ماننا اور (۲) رسول کو برحق جاننا (۳) خدا کی کتابون پر ایمان لانا اور (۴) اُسکے ملایکہ کو ماننا (۵) مرنیکے بعد اُٹہنے پر یقین رکہنا -

اِن عقاید کا اصول اسلام سے ہونا نصوص قطعیہ کتاب وسنت سے ثابت ہی اور لڑکون تک جو اُستانی جی سے صفت ایمان مجمل ومفصل سیکہی ہون معلوم ہے -

پس اب دیکہنا چاہئے کہ اِن اصول مین آپ نے کیا حقیقت بیان کی ہے - اسی سے بقیہ اسلام مین آپ کی حقیقت بیانی وبحق اسلام نفع رسانی کا بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے بحکم ؎

قیاس کُن زگلستان من بہار مرا ٭ ہمارا تو یہہ خیال ہے کہ اِن اصول مین سے جس اصل کو آپنے ہاتہہ مارا ہے اُسکی حقیقت کو نیست ونابود کر دیا ہے اور بجائے انکے اپنی خانہ ساز حقیقت کو کہڑا کر دیکہایا ہے - آیندہ ناظرین کو اِس خیال کا صحیح یا غلط ہونا تفصیل ذیل سے معلوم ہو سکتا ہے

ایمان باللہ کی نسبت آپکی حقیقت بیانی

حقیقت ذات باری تعالی آپ نے ایسی بیان کی ہی کہ اسکو اندہون کا ہاتہی بنا دیا ہے جیسے اندہون کی ہاتہی مین سے جو کچہہ کسی اندہے کی ٹٹولنے مین آتا ہے وہی ہاتہی قرار پاتا ہی ویسی ہی جو کچہہ خُدا کی نسبت کسی کے خیال‡ مین آوے (کہ وہ بیچون وبے چگون ہے یا بڑے سر کا یا سیکڑون سر کا یا بہت بڑی

† دیکہو خاتمہ سورہ بقر مین امن الرسول بما انزل الیہ من ربہ والمؤمنون کل آمن باللہ وملائکتہ ع اور رکوع ۲۰ سورہ نساء مین ومن یکفر باللہ وملایکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاخر ع - ‡ دیکہو تہذیب ماہ رجب سنہ ۹۶ صفحہ ۵۴ و ۵۵ جسکے بعض فقرات اشاعۃ السنۃ نمبر ۲ جلد ۳ مین نقل ہو چکے ہین اور بعض فقرات اسمقام مین نقل کئے جاتے ہین - اسمین آپ فرماتے ہین اسمین شک

پیٹ کا یا بہت سی بیہجا کا یا نہایت ہیبت ناک خونخوار بدشکل ڈاین یا نہایت خوبصورت دُلہن وہی آپ کے نزدیک خدا کی حقیقت ہے اسلیے کہ آپ کے زعم مین ان خیالات مختلف کیطرف انسان کو طبیعت (یعنی نیچر) رہنمائی کرتا ہے اور نیچر کی رہنمائی عین خدا کی رہنمائی ہے - پس جو کچھہ کسیکو خدا کی نسبت سوجھا ہے وہ آپ کے نزدیک خدا کی طرف سے سوجھا ہے اور وہی خدا کی حقیقت ہے - پس آپ کے نزدیک اِس خیال کا ماننا خدا کا ماننا ہے اور اس صورت خیال کا پوجنا خدا کا پوجنا ہے بلکہ اِس خیالی صورت کا بت یا کوئی نقشہ بنا لینا اور اُسکی پرستش کرنا عین پرستش خدا ہے اور جو خدا پرستون (انبیا) نے قبلہ بنایا ہے یا کوئی نشان کہڑا کیا ہے وہ یہی کام کیا ہے اور اسی خیال پر مبنی ہے اِس بیان حقیقت ذات الٰہی کے ضمن مین آپنے حقیقت عبادت جو نبیون سے وقوع مین آئی اور اسکی جہات و مکانات کی تقریری ہوئی ہے نیز بتادی ہے اور یہہ بات جتادی ہے کہ انبیاء علیہم السلام بھی بت پرست تہے جو بنام نہاد خُدا پہتّرون کی پرستش کرتے رہے - سبحان اللہ حقیقت بیانی اسی کا نام ہے - اور بحق اسلام نفع رسانی اسیمین تمام ہے -

---

نہین کہ ایک اعلیٰ قوت کے موجود ہونیکا خیال جسکو کچھہ ہی تعبیر کرو (یعنی خدا کہو یا نیرنگار) انسان مین ایک امر طبعی ہے یہہ بھی ایک لازمی امر ہی - کہ اس اعلیٰ قوت کے قرار دینے مین اختلاف واقع ہوا کوئی تو اِن ہی موجودات اور مخلوقات مین سے کسی کو وہ اعلیٰ قوت سمجھے اور کوئی کسی خیالی وجود کو جسکا نقشہ خود اُس نے اپنے خیال مین بنایا ہو وہ قوت اعلیٰ قرار دے اور کوئی ایسے لامعلوم اور بیچون و بے چگون قوت کو جو ان سب کی علۃ العلل ہے وہ قوت اعلیٰ سمجھے - * * * * * * یہی خیال رفتہ رفتہ مذہب بجاتا ہے - * * * یہہ بھی انسان کا ایک امر طبعی ہے کہ صرف خیالی چیز سے نہ اسکو محبت ہوتی ہے نہ اسکی طرف توجہہ ہوتی ہے پوری توجہہ تب ہوتی ہے جبکہ اِس خیالی شے کا کوئی نشان اصلی یا فرضی اسکے سامنے ہو - اِس فقرہ کا اخیر اشاعۃ السنۃ نمبر ۱ جلد ہذا مین منقول ہے جسمین خوب وضاحت سے حضرات انبیاء ابراہیم و اسحق و یعقوب و محمد الرسول اللہ علیہم السلام اجمعین کا بنام نہاد خدا پتھرون کو پوجنا آپنے بیان کیا ہے -

حقیقت صفات باری تعالی آپ نے ایسی بیان کی ہے جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ آپکے نزدیک خدایتعالی ایک حاکم معزول کی مانند (جیسے غدر سے پہلے دہلی کا بادشاہ تہا اور اسوقت ٹونک کا معزول نواب ہی - جو برائے نام بادشاہ نواب کہلاتی اور حکمرانی مین جو لوازم بادشاہی سے ہی دخل نہ رکہتی) محض معطّل و بیکار ہے و منصب خداوندی (تصرف عالم) نیچر کے سپرد ہی آپ کی تحقیق کے روسی صدور عالم (اجسام و طبایع) تو ایک دفعہ خدا سے (جبراً لا اختیاراً) ہو چکا ہے مگر اب خدا تعالی کو اس عالم مین تصرّف و تبدل کا اختیار نہین رہا - مثلاً† خدا نے آگ کو جلانیوالی اور پانی کو بہجانیوالہ پیدا تو کر دیا مگر اب اگر وہ آگ سی پانی کا اور پانی سے آگ کا کام لینا چاہے تو اُسپر اُسکو قدرت و اختیار نہین ہے یا مثلاً خُدا نے آدم کے بعد انسان کی پیدایش نطفہ نر سے کی ہے - اِسمین اگر خدایتعالی یہہ تصرف کرنا چاہے کہ بے نُطفہ نر ایک کنواری کے پیٹ سی بچّہ پیدا کرے (جیسے بزعم اہل اسلام و اہل کتاب مریم علیہا السلام سے عیسیٰ‡ علیہ السلام ہوئے) یا مٹی مین روح پہونک کر اُسکو انسان بناوے (جیسے آدم علیہ السلام ہوئے) یا نباتات کیطرح زمین کو پہاڑ کر اُسمین سے انسانون کو نکال دے (جیسے بزعم اہل ایمان قیامت کو ہوگا) تو خدا اسپر قادر نہین ہے -

یہہ تحقیق معزولی و بیکاری باری تعالی آپکے جملہ تحقیقات کا اصل اصول ہے - اور آپکے مذہب نیچری و تفسیر نیچری از سر تا پا اسی تحقیق پر مبنی ہے -

---

† تہذیب ماہ رجب ۹۶ھ مین بضمن بیان اصول قدیم و جدید کی آپنے فرمایا ہے اصول قدیم یہہ ہی کہ خدا کی عظمت و قدرت اسمین کہ وہ پانی سے آگ کا اور آگ سی پانیکا کام لیسکتا ہی - جدید اصول یہہ ہے کہ اسمین خدا کی قدرت اور عظمت اور صنعت مین بٹہ لگتا ہی" - یہہ کلام باعلی ندا منادی ہے کہ سلسلہ حوادث و کاینات نیچر کی سپرد ہی - اور خدا کو اُسمین تغیر و تبدل کا اختیار نہین ہے یا یون کہو کہ تغیر و تبدل خدا کی قدرت مین داخل نہین ہے -

‡ آپکے پرائیوٹ و تحریرون سے جو بنام بعض حواریین صادر ہوئی ہین ہمکو معلوم ہوا کہ آپنے مسیح کی پیدایش یوسف نجار کے نُطفہ سے تجویز کی ہی اور یہہ بات تفسیر پر تزویر مین لکہدی ہے - مگر ابہی تک وہ جلد تفسیر جسمین آپنے مریم علیہا السلام پر یہہ بہتان لگایا ہے ہمارے پاس نہین پہنچی - پہنچی تو دیکہین اسمین کیا کیا گل کہلائے ہین -

اور حقیقت ایمان باللہ آپ نے یہہ ٹہرائی ہی کہ جو ہر کسیکی دل مین خدا کی وجود (جسطرح پر کہ اُس نے ٹہرالیا ہو بیچون و بے مثل یا بت کی شکل) کا خیال ہے وہی خیال ثبوت ایمان کے لئے کافی ہے۔ گو مونہہ سے اس خیال کا بہی اقرار نہ ہو بلکہ برملا اُس سے انکار اور اُس انکار پر اصرار پایا جاوے اور اگر اس خیال کا کوئی زبان سے اقرار کرے اور لا الہ الا اللہ کہدے تو پہر تو وہ جو جی† چاہے سو کرے خدا کی تکذیب کرے رسول کی توہین کرے مسجد کو گرادے مُصحف کو جلادے زنّار پہن لے بُت کے آگے سجدہ کرے خنزیر کو حلال بتاوے حلال کو حرام ٹہراوے اسکی ایمان اور نجات مین کوئی شک و شُبہ نہین ہے۔

† یہہ بات آپ کے اقوال اور اصول مین جابجا موجود ہے اسی مضمون النظر فی التفرقہ بین الاسلام والزندقہ (جسکی جواب مین اب ہمارا قلم جاری ہی) کی اس عبارت کو دیکہو جو بذیل تائید اعتراض سیوم و چہارم نمبر ۸ مین بصفحہ ۲۲۵ منقول ہو چکی ہے۔ اور اسی مضمون کی دوسری عبارت نمبر ہذا مین بصفحہ ۲۵۹ آویگی۔

مگر کمال افسوس و تعجب کا مقام ہی کہ آپ نے مضمون دافع البہتان مین (جسکو مین سراسر بہتان سمجہتا ہون اور اسکی تفصیل و بیان کا ارادہ رکہتا ہون) اس سے انکار کیا ہے اور ان باتون کے قایل و معتقد پر لعنتون کا مینہہ برسایا ہے چنانچہ تہذیب الاخلاق سنہ ۹۱ نمبر ۱۱ جلد ۵ مین کتاب تائید الاسلام تالیف جناب مولانا سید علی بخش خانصاحب سے اپنی نسبت یہہ الزام نقل کیا ہی کہ "سید احمد خان یا نیچریہ کے مذہب مین کوئی فعل اگرچہ شعار کفر مین سے کیون نہ ہو مثلاً انکار کرنا نبوت انبیاء سابقین کا یا کتب سماویہ سابقہ کا یا وجود ملائکہ کا یا معاذ اللہ قرآن شریف کا عمداً بول و براز مین آلودہ کرنا یا پہینک دینا یا حلال کو حرام اور حرام کو حلال ٹہرانا یا کسی نبی کو معاذ اللہ گالی دینا یا بہشت و دوزخ اور قیامت آنیکا منکر ہو جانا یا ضروریات دین کا انکار کرنا کسی آدمی کو کافر نہین بناتا" پہر اسکے جواب مین بذیل ایک الزام کے لعنۃ اللہ علی قایلہ و علی معتقدہ فرمایا ہے اور آٹہہ دفعہ یہہ کلمہ حوالہ قلم کیا اور تعجب پر تعجب کا محل یہ ہے کہ اُسی مقام مین یہہ بہی صاف فرمادیا ہے کہ بُت کے آگے سجدہ کرنا اور زنار پہن لینا ہمارے نزدیک کفر نہین ہے اور یہہ نہین سوچا کہ اُن افعال مین جنکے قایل و معتقد پر ہمنے لعنتون کا مینہہ برسایا ہے اور بُت کے آگے سجدہ کرنے اور زنار پہن لینے مین کیا فرق ہے جنکے رو سے اُن افعال کے مُستلزم کفر نہونیسے انکار ظاہر کیا ہے اور بت کے آگے سجدہ کرنیکا مُستلزم کفر نہ ہونا تسلیم کر لیا معلوم نہین۔

حقیقت رسول اور وحی و نبوت آپنے ایسی بیان کی ہے کہ اسمین نبی کو بن پڑہے شاعر اور بے سیکہے سکہائے گانے ناچنے والی رنڈی - اور مادرزاد مسخری زٹلی اور چیلی خونخوار قاتل و موذی

† تہذیب ماہ ربیع الاول ۹۷ھ مین آپ فرماتے ہین جسطرح کہ انسان مین اور قوائے ہین اسیطرح ملکہ وحی والہام بہی آسمین ہے - × × × یہہ ملکہ ایک آلہ انکشاف علوم وحقایق اشیاء کما ہی ہے - اور اسلئے اسکا تعلق کسی خاص علم یا شی پر منحصر نہین ہی بلکہ ہر ایک سے جداگانہ اور مستقل تعلق رکہتا ہی اور بلحاظ اپنے تعلق کے اسی علم یا شی کے ساتہہ وہ ملکہ منسوب یا موسوم ہوتا ہے جیسکہ ملکہ حکمت یا ملکہ طب ملکہ شاعری ملکہ حدادی ملکہ موسیقی ملکہ قاضی وعلی ہذا القیاس انسان جبکہ انسان کی نیچر پر غور کرتا ہے تو اسکی چار حالتین پاتا ہے ایک وہ حالت جو اسکو تربیت وصحبت وتمدن واخلاق سے حاصل ہوتی ہے جسکو **کانشنس** کہتے ہین دوسری وہ حالت جو اسکو کسی علم یا ہنر مین ترقی کرنیسے حاصل ہوتی ہے جو اس علم کے ملکہ سے تعبیر کیجاتی ہے - تیسری حالت یہہ کہ جب وہ کسی علم وہنر مین غور کرتا ہے اور کوئی مسئلہ حل کرنا چاہتا ہی اور اسکی علمی واکتسابی قوت اسکے حل سے عاجز ہوجاتی ہے تو اسکے دل مین دفعتہ ایک بات آجاتی ہے جسکو وہ نہین جانتا کہ کہان سے آئی اسطرح دل مین آنی والی بات کو **وحی والہام** کہتے ہین (یہہ تینون حالتین انکی کلام سے بالمعنی نقل ہوئی ہین) چوتہے حالت انسان مین ہم کہتے پاتے ہین جسکی بناء اکتسابی علوم پر قایم نہین ہوسکتی بلکہ اس شخص کے نیچر پر قایم ہے - ایک جاہل شخص کو جو نہ علم سے واقف ہی نہ عروض سے نہایت عمدہ شاعر پاتے ہین بڑا ادیب دیکہتے ہین ان پڑہ اور بے علم لوگون نے ایسی دقیق مسایل اخلاق بیان کیے ہین جنکو حال کی ترقی یافتہ دنیا کے بہی تعجب سے دیکہتے ہین × × × × × × ×

پس اسطرح دلمین پڑنیوالی بات کو ہم وحی والہام کہتے ہین اسمین کچہہ شک نہین کہ وہ پڑتی نہین بلکہ اچہلتی ہے مگر جب اسکے اچہلنے کے اسباب ہم نہین پاتے اسکو **القا** کہتے ہین - ہمنے الہام کو خالی نلی مین پانی بہرنا نہین مانا بلکہ فوارہ کیطرح اسمین سے اچہلنا مانا ہے گو کہ اسکے لئے خفیف تحریک ہوئی ہو ایسے لوگ بہی ہوئے ہین جنہون نے اپنی حالت کو سوچا اور دوسرون کیحالت کو دیکہا اور ایک نے انکے دلمین پڑا جسمین سے انہون نے ترتیبی اور سوشیبلی الثرون پر غلبہ پایا - اس دلمین پڑنے والی شے کو بہی ہم **الہام** اور **وحی** کہتے ہین اگر وحی اور الہام نہ تہا تو اور کیا تہا جسنے کالون اور لوتھر کے دل کو اس پرانے راستہ سے پہیرا اس فقرہ کا جسپر

اور دیوانہ آدمی کا ہمسر و ہمجنس قرار دیا ہے -

آپ فرماتے ہین کہ وحی و رسالت کی حقیقت یہہ نہین ہی کہ خدایتعالی خاص خاص اوقات اور مواقع پر خاص خاص

نمبر ہشتم مین بصفحہ ۲۴۹ نقل ہو چکا ہے) خدا تو ایسا فیاض ہے کہ مکہی کے دل مین بہی وحی ڈالتا ہے پہر انسان کے دل مین وحی یا الہام ڈالنے سے اُسنے کبہی نہین موڑا - × × × × الہام یا کتاب الہامی کا پرنٹر (یعنی چہاپنے والا) خود اسکا دل ہے جسپر الہام ہوا اسکا دل اُسکی تمام اوراق کا مخزن ہے - اسکا دل وہ شخص ہے جس سے اُس نے اعتباری طور پر اسکی تصنیف کا حال ظاہر کیا ہے - جب یہہ خیال کہ وحی و الہام اوپر سے آتا ہی نکالدیا جاوے اور یہہ سمجہا جاوے کہ وہ آتا نہین بلکہ جاتا ہے اور پہر پلٹ کر پڑتا ہی اور خاص خاص علوم اور انکشاف سی علاقہ رکہتا ہی تو کتب الہامی کی نسبت بہی یہہ خیال صاف ہو جاتا ہی" - × × × اور تفسیر پرنزویر مین فرمایا ہے وحی تو وہی ہوتی ہے جو خدا سے پیغمبرون کو دی جاتی ہے مگر اگلے مفسرون نے اسکا بیان کہ وہ کیونکر دیجاتی ہے ٹہیک طور پر نہین کیا اُنہون نے خدا اور رسول کو دنیا کا بادشاہ اور وزیر کی مانند اور وحی کو بادشاہ کی کلام یا حکم یا پیام کی مانند سمجہا ہے اور جبرئیل کو ایک مجسم فرشتہ بادشاہ و وزیر مین ایلچی پیغام لیجانے والہ قرار دیا ہے امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر مین ارقام فرماتے ہین کہ آسمان پر جبرئیل خدا کا کلام سنکر آنحضرت پر اُترتے تہے اور وہ پیغام کہدیتے تہی - × × × مگر میری سمجہہ یہہ نہین مین نبوت کو ایک فطری چیز سمجہتا ہون - جو انبیا مین بمقتضائے اُنکی فطرت کے مثل دیگر قوائے انسانی کے ہوتی ہے جس انسان مین وہ قوت ہوتی ہی وہ نبی ہوتا ہے اور جو نبی ہوتا ہے اُسمین وہ قوت ہوتی ہے جس طرح کہ تمام ملکات انسانی اُسکی ترکیب اعضاء† دل و دماغ و خلقت کی مناسبت سی علاقہ رکہتی ہین -

† اس بناوٹ کو عموماً آپنے بصفحہ ۱۹ تفسیر کے بضمن بحث جبر و اختیار کے اس طرح بیان کیا ہی علم تشریح ابدان سی ثابت ہو گیا ہی کہ جس قسم کی بناوٹ انسان کی ہوتی ہی اُسیکے مناسبت افعال خواہ نخواہ اس سے سرزد ہوتے ہین نہایت بے رحم سفاک قاتلون کی کہوپری مین ایک خاص قسم کی بناوٹ ہی اور تحقیقات سی ثابت ہوا ہے کہ ہر قاتل و سفاک کی کہوپری اسی بناوٹ سی ہوتی ہے - پس جسکی کہوپری اس بناوٹ کی ہوگی وہ ضرور سفاک قاتل بے رحم ہوگا اور جو بے رحم سفاک قاتل ہوگا اسکی کہوپری ضرور اسی بناوٹ کی ہوگی اور خاصکر نبی کی بناوٹ کو نمبر ۲ جلد ۶ تہذیب الاخلاق ۹۲ مطبوعہ ۹۲ مین بضمن مضمون کانشنس ان الفاظ سی بیان کیا ہے اُسکی بناوٹ ہی -

پیغام یا احکام بواسطہ ملایکہ خارج از وجود انسان آدمی کیطرف بھیجتا ہے جیسے دُنیا کے بادشاہ اپنے حکم احکام ایلچیون کے ذریعہ سے اپنے وزیرون اور امیرون کی طرف بھیجتے ہین بلکہ رسالت

اسیطرح ملکہ نبوت بھی اسی سے علاقہ رکھتا ہے یہہ بات کچھہ ملکہ نبوت پر موقوف نہین ہے ہزارون قسم کے جو ملکات انسانی ہین بعضی فقہ کوئی خاص ملکہ کسی خاص انسان مین ازروئے خلقت و فطرت کے ایسا قوی ہوتا ہے کہ وہ اسی کام کا امام یا پیغمبر کہلاتا ہے - لوہار اپنے فن کا امام یا پیغمبر ہوسکتا ہے - شاعر بھی اپنے فن کا امام یا پیغمبر ہوسکتا ہے - ایک طبیب بھی فن طب کا امام یا پیغمبر ہوسکتا ہے مگر جو شخص روحانی امراض کا طبیب ہوتا ہے اور جسمین اخلاق انسانی کی تعلیم و تربیت کا ملکہ بمقتضائے اسکی فطرت کے خدا سے عنایت ہوتا ہے وہ پیغمبر کہلاتا ہے اور جسطرح کہ اور قوائے انسانی بمناسبت اُسکے اعضا کے قوی ہوتی ہین اسیطرح یہہ ملکہ بھی قوی ہوجاتا ہے اور جب ایسی پوری قوت پر پہنچ جاتا ہے تو اُس سے وہ ظہور مین آتا ہے جو اُسکا مقتضا ہوتا ہے جسکو عرف عام مین بعثت سے تعبیر کرتے ہین - خدا اور پیغمبر مین بجز اس ملکہ نبوت کے جسکو ناموس اکبر کہتے ہین اور زبان شرع مین جبرئیل کہتے ہین اور کوئی ایلچی پیغام پہنچانیوالا نہین ہوتا اسکا دل ہی وہ آئینہ ہوتا ہے جسمین تجلیات ربانی کا جلوہ دکھائی دیتا ہے اسکا دل ہی وہ ایلچی ہوتا ہے جو خدا پاس پیغام پہنچاتا ہے اور خدا کا پیغام لیکر آتا ہے وہ خود ہی مجسم چیز ہوتا ہے جس مین سے خدا کی کلام کی آوازین نکلتی ہین وہ خود ہی کان ہوتا ہے جو خدا کی بے حرف و بیصوت کلام کو سنتا ہے خود اُسکی دل سے فوارہ کی مانند وحی اُٹھتی ہے اور خود اُسی پر نازل ہوتی ہے اُسکا عکس اُسکے دل پر پڑتا ہے جسکو وہ خود ہی الہام کہتا ہے اُسکو کوئی نہین بلواتا بلکہ وہ خود بولتا ہے ہم بطور تمثیل کے گو وہ کیسی ہی کم رتبہ ہو اُسکا ثبوت دیتے ہین ہزارون شخص ہین جنہون نے مجنونون کی حالت دیکھی ہوگی وہ بغیر بولنے کے اپنے کانون سے آوازین سنتے ہین تنہا ہوتے ہین مگر اپنی آنکھون سے اپنے پاس کسیکو کھڑا

ف اس کامل ترقی پر ہوتی ہی اسمین وہ ملکہ خلقی ہوتا ہے اور اسلئے جب وہ کسی ایسی بات پر غور کرتا ہے جو اخلاق سے یا یون کہو کہ دین سے متعلق ہے اُسکے دل مین وہی بات پڑتی ہے جو نہایت سچی اور سیدھی ہوتی ہے اور عین مرضی قانون قدرت کے بنا نیوالیکی ہے - اس القا کے مختلف طریقے قانون قدرت کے بموجب ہین جنکو ہم دوسری زبان مین وحی اور الہام اور روع فی النفس کے الفاظ سے تعبیر کرتے ہین - حاشیہ الحاشیہ

اور وحی ایک فطرتی اور جبلی امر ہے جسکی حقیقت یہہ ہی کہ خدا نے نبی کی جبلت وطبیعت اور دل ودماغ وغیرہ کی بناوٹ ایسی کر رکہی ہے کہ جب وہ کسی نیک یا بد امر مین غور وفکر کو کام مین لاتا ہے اور اسکے حسن وقبح کیطرف ادراک وعقل کو دوڑاتا ہے تو اسکے دل سے اُسکے دماغ سے اُسکی طبیعت سے اس امر کی نسبت ایسی بات اُٹہتی ہے جو سچی اور نیچر کے مطابق ہوتی ہے اور کبہی وہی دل سے اُٹہنے والی بات ایک کلام موزون ومرتب ہوکر اسکو سنائی دیتی ہے اور کبہی وہی دل کی بات بصورت انسان وغیرہ مشکل ہوکر دکہائی دیتی ہے اور اُسکے منہہ سے وہ آواز نکلتی معلوم ہوتی ہے - اور حقیقت مین نہ کوئی کلام ہے نہ کوئی متکلم ہے جو ہے اُسیکا خیال ہے اسیکا دل ہے اُسیکی طبیعت ہی - اسبات کی دل سے اُٹہنے کو القا والہام کہتے ہین اس نظر سے کہ وہ دل سے اُٹہکر پہر اُلٹ کر اسی پر گرتی ہی اور اس کلام کو جو اسکی خیال نے بنائی ہے کلام الہی کہتے ہین اور اس صورت کو جو اسکے خیال نے دکہائی ہے فرشتہ کہتے ہین - اس کلام کی طبیعت سی بنا لینے کی قوت کو ملکہ نبوت کہتے ہین اور اس قوت کی حد کمال کو پہنچ جانیکا بعثت نام رکہتے ہین -

یہہ ملکہ نبوت نبی مین ایسا ہے جیسے اس شاعر مین شعر کہنے کا اور اس رنڈی مین ناچنے اور گانے بجانے کا اس زٹلی مین زٹل کا اس قاتل مین قتل کا اس دیوانہ مین خیالی صورتین دیکہنے اور خیالی آوازین سننے کا ملکہ موجود ہوتا ہے - پس جیسا اس قاتل خونخوار کی کہوپری کی بناوٹ مین قتل کا ملکہ ہے اور وہی ملکہ اس خونریزی کا حکم دیتا ہے اس خونریزی کی نسبت سوائے تقاضائے

ہوا باتین کرتا ہوا دیکہتے ہین وہ سب اُنہین کے خیالات ہین جو سب طرف سی بیخبر ہوکر ایک طرف مصروف اور اسمین مستغرق ہین - پس وحی وہ چیز ہے جسکو قلب نبوت پر بسبب اس فطرت کے مبدء فیاض نے نقش کیا ہی یہی انتقاش قلبی کبہی مثل ایک بولنے والی آواز کے انہی ظاہر کانون سے سنائی دیتا ہی اور کبہی وہی نقش قلبی دوسری بولنے والی کی صورت مین دکہائی دیتا ہے مگر بجز اپنے آپکے نہ وہان کوئی آواز ہے نہ بولنے والہ - وہی قوت ناموس اکبر ہے اور وہی قوت جبرئیل پیغامبر - یہہ بعینہ کلام آنرایبل صاحب ہے جو بالاختصار نقل ہوا اور جو اسمین سے محذوف ہوا ہے وہ زاید از مطلب تہا اسکی حذف سی اصل مطلب مین خلل واقع نہین ہوا - جسکو شک ہو وہ اصل کتاب کو دیکہہ لے اور نقل کو اصل سے مطابق کر لے -

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

اِس ملکہ اور قوت کی کوئی خاص پیغام یا حکم خدا کا کسی خارجی فرشتہ کے ذریعہ سے اُسکو نہین پہنچتا اور علی ہذا القیاس اِس شاعر مین شعر کا ملکہ ہے اور وہی ملکہ اُسکو شعر کہنے کا حکم دیتا ہے اِسکے سوائے کوئی خاص پیغام خداوندی کے مضمون شاعرانہ کا متضمن بواسطہ خارجی فرشتہ اُسکو نہین پہنچتا۔ اور اِس رنڈی نا آموختہ مین ناچنے اور گانے کا ملکہ ہے جو اسکو ان افعال پر باعث ہوتا ہے اس کے سوا کسی خاص ذریعہ سے خدا کی طرف سے اُسکو گانے ناچنے کا حکم یا طریق القا نہین ہوتا۔ اور زٹلی مین بھی زٹل کا مادہ ہے جو اُسکو زٹل سکھاتا ہے بلا واسطہ اِس مادہ کے اور طریق سے خُدا اسکو زٹل کا حکم نہین بھیجتا۔

ایسا ہی بعینہ نبی کا حال ہے کہ اُسکے دل اور دماغ اور کھوپری کی بناوٹ مین اشیا کے حلال و حرام کرنیکا ملکہ رکھا ہے اور وہی ملکہ اُسکو حلال اور حرام بنانیکا حکم دیتا ہے کسی چیز کے حلال و حرام کرنیکے وقت کوئی خاص پیغام یا حکم خداوندی کسی خارجی فرشتے کے ذریعہ سے اُس کو نہین پہنچتا۔ اور جیسا شعر کا ماخذ و مخزن بجز لوح طبیعت شاعر اور نہین ہوتا اور بوقت نظم شعر شاعر اپنی ہی طبیعت کیطرف توجہہ کرتا ہے اور مضامین سوچتا ہے تو اُسکے دل ہی سے اسکے دلپر مضامین کا القا ہوتا ہے اور من حیث لا یشعر خدا کی طرف سے بنا بنایا شعر کسی فرشتے کے ذریعہ سے اُسکو نہین پہنچ جاتا اور راگ کا مخرج بجز طبیعت گانے والی کے اور نہین ہوتا اور گانے کے وقت اُسکی طبیعت ہی سے طرح طرح کی آوازین نکلتی ہین وہ آوازین اور راگ بنے بنائے خُدا کیطرف سے کسی اور ذریعہ سے نہین پہنچتی وقس علی ہذا **ایسا ہی** مذہبی احکام حلال و حرام کا مخرج و مخزن بجز لوح طبیعت نبی کے اور نہین ہوتا اور جب نبی کسی چیز کے حلال یا حرام یا واجب یا صحیح غیر صحیح ہونیکی نسبت کچھہ سوچتا ہے تو اسکا دل ہی اِن اشیا کا حلال یا حرام یا واجب و مباح ہونا بتا دیتا ہے اور یہہ عبارتین بنا دیتا ہے۔ یسئلونک عن الخمر والمیسر قل فیھما اثم کبیر[†] یسئلونک عن الیتمیٰ قل اصلاح لھم خیر[ملہ] یسئلونک عن المحیض قل ھو اذی[ملہ]

† لوگ تجھہ سے شراب اور جوئے کا حال پوچھتے ہین تو کہدے اِنمین بڑا گناہ ہے۔

ملہ تجھہ سے یتیمون کے مال کی نسبت سوال کرتے ہین تو کہدے اِنکی خیر خواہی بہتر ہے ملہ تجھہ سے حیض کا حکم پوچھتے ہین تو کہدے وہ ناپاکی ہے۔

وعلی ہذا القیاس - اور جیسے شاعر کی شعر اور رنڈی کی رنڈل کے نسبت کہا جاتا ہے ان† ھذا الا قول الشاعر او الساحر ایسا ہی نبی کے اِس کلام کو جسکو وہ خدا کیطرف سے بتاتا ہے کہا جاسکتا ہے ان‡ ھذا الا قول البشر اگرچہ خدا نے اُس کہنے والے کے حق مین یہہ کہہ رکھا ہے سنصلیہ سقر وما ادریک ما سقر -

اس کلام کی نسبت نبی کا یہہ کہنا کہ یہہ خدا کا کلام ہے جو جبرائیل امین خدا کی طرف سے لایا ہے بعینہٖ بلا تفاوت سر مو ایسا ہی جیسے وہ شاعر کہے کہ یہہ شعر خدا کی طرف سے نازل ہوا ہے اور آنرا بیل یا اسرافیل فرشتے نے (جو اس شاعر کے ملکہ سے عبارت ہی جیسے جبرئیل نبی کے ملکہ نبوت سے عبارت ہی) خدا کی طرف سے پہنچایا ہے اور وہ رنڈی کہے کہ یہہ راگ یا عمدہ آواز جو میرے مُنہہ سے نکلتی ہے خدا کی طرف سے میکائیل یا غوغائیل فرشتہ نے (جو اِس رنڈی کے ملکہ موسیقی کا نام ہے) خدا کی طرف پہچائی ہے وقس علے ہذا -

نبی کا اِس خیالی کلام کو کلام خدا کہنا صرف اسی وجہہ سے ہے کہ جس دل و دماغ سے وہ کلام پیدا ہوا ہے اُسکو خدا نے بنایا ہے اور اُس کی بناوٹ کو ایسا کر دیا ہے جس سے خود بہ خود یہہ سرزد ہوتا ہے - یہی وجہہ شاعر اپنی طبعی شعر اور رنڈی اپنے طبعزاد راگ کی نسبت بیان کر سکتی ہے کہ خدا نے ہمارے دل و دماغ و طبیعت کو ایسا بنایا ہے جس سے خود بخود راگ و شعر سرزد ہوتا ہے -

اور اس کلام کے نسبت نبی کا یہہ کہنا کہ یہہ کلام مینے جبرئیل امین سے سُنا - اور اسکی صورت کو آنکھہ سے دیکھا اور وہ مجھہ سے بغلگیر ہوا -

---

† یہہ تو شاعر یا مجنون کا قول ہے -

‡ یہہ بجز بشر کسیکا کلام نہین ہے -

+ شتاب ہم اسکو دوزخ مین ڈالین گے تو جانتا ہے وہ کیا ہے -

بعینہٖ بلا تفاوت سر مو کے ایسا ہے جیسا کوئی پاگل و مجنون† بغیر موجود ہونے کسی بولنے والے اور دکھائی دینے والے کے یہہ کہدے کہ مینے اپنے محبوب یا عدو کو اپنے سامنے کھڑا ہوا بولتا ہی دیکھا اور اُس نے مجھے محبت یا عداوت سے بغل مین دبایا ہے۔

† یہہ طعن و تمسخر کشاف حقایق اسلام آزاہیل سید احمد خان علیہ ما یستحقہ کا جناب نبی اسلام محمد رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اِس ارشاد واجب الانقیاد پر چوٹ ہے جو آن حضرت سے صحیح سندون سے مروی ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غار حرا مین میرے پاس فرشتہ پہنچا اور اُسنے مجھے (لکھی ہوئی چیز دکھا کر) کہا کہ تو اسکو پڑہ مینے کہا مین پڑہا ہوا نہین ہون تو اُس نے مجھے بغل مین دبایا پہر چہوڑ دیا اور کہا کہ اسکو پڑہ اسیطرح تین بار کیا آخر کہا اقراء باسم ربك الذی خلق خلق الانسان من علق اقراء وربك الاكرم اور آن حضرت نے فرمایا کہ پہر مین ایک دفعہ چلا جاتا تہا کہ ناگاہ مینے آسمان کیطرف سے آواز سُنی جب آنکہہ اٹہا کر دیکہا تو وہی فرشتہ جو غار حرا مین آیا تہا نظر آیا آسمان و زمین کے بیچ مین ایک کرسی پر بیٹہا ہوا پہر مین اُس سے ڈرا اور کانپنے لگا پہر گہر مین آیا تو گہر والون سے کہا زملونی زملونی یعنے مجھے کپڑا اوڑہا دو۔

عن عائشة ام المؤمنين رض انها قالت اول ما بدئ به رسول الله صلعم من الوحی الرویا الصالحة فی النوم فکان لا یری رؤیا الا جاءت مثل فلق الصبح ثم حبب الیه الخلا و کان یخلو بغار حراء فیتحنث فیه وهو التعبد اللیالی ذوات العدد قبل ان ینزع الی اهله ویتزود لذلك ثم یرجع الی خدیجة فیتزود لمثلها حتی جاءه الحق وهو فی غار حراء فجاءه الملك فقال اقراء فقلت ما انا بقاری قال فاخذنی فغطنی حتی بلغ منی الجهد ثم ارسلنی فقال اقراء فقلت ما انا بقاری فاخذنی فغطنی الثانیة حتی بلغ منی الجهد ثم ارسلنی فقال اقراء فقلت ما انا بقاری قال فاخذنی فغطنی الثالثة ثم ارسلنی فقال اقراء باسم ربك الذی خلق خلق الانسان من علق اقراء وربك الاكرم۔

وعن جابر بن عبد الله الانصاری قال وهو یحدث عن فترة الوحی فقال فی حدیثه بینا

یعنی نبی اور مجنون دونون کا یہہ کہنا صرف اپنے خیال کو بتاتا ہے نفس الامر اور خارج مین نہ نبی کے پاس کوئی خارج سے آیا اور نہ اُس نے کوئی کلام سنایا ہے نہ مجنون کے پاس کوئی آیا اور

بقیہ انا امشی اذا سمعت صوتا من السماء فرفعت بصری فاذا الملک الذی جاءنی بحراء جالس علی کرسی بین السماء والارض فرعبت منہ فرجعت فقلت زملونی زملونی۔

وعن عائشۃ ام المؤمنین رض ان الحارث بن ھشام سال رسول اللہ صلعم کیف یاتیک الوحی فقال رسول اللہ صلعم احیانا یاتینی مثل صلصلۃ الجرس وھو اشدہ علی فیفصم عنی وقد وعیت عنہ ما قال واحیانا یتمثل لی الملک رجلا فیکلمنی فاعی ما یقول قالت عائشۃ رضی اللہ عنہا ولقد رایتہ ینزل علیہ الوحی فی الیوم الشدید البرد فیفصم عنہ وان جبینہ لیتفصد عرقا۔

وعن ابن عباس رض فی قولہ تعالی لا تحرک بہ لسانک لتعجل بہ قال کان رسول اللہ صلعم یعالج من التنزیل شدۃ وکان مما یحرک شفتیہ فقال ابن عباس رض فانا احرکھما کما کان رسول اللہ صلعم یحرکھما فحرک شفتیہ فانزل اللہ تعالی لا تحرک بہ لسانک لتعجل بہ ان علینا جمعہ وقرآنہ قال جمعہ فی صدرک وتقراہ فاذا قراناہ فاتبع قرآنہ

اور آنحضرت صلعم نے بجواب اس سوال حارث بن ہشام کی آپ کے پاس وحی کسطرح آتی ہے فرمایا ہے کبھی تو مجھے ایسی آواز کیطرح وحی آتی ہے جیسے گھنٹے کی آواز ہوتی ہے اور یہہ سب اقسام وحی کی سی مجھ پر بہت شاق ہوتی ہے مگر جب وہ ہو چکتی ہے تو جو کچھہ اس نے کہا ہوتا ہے مجھہ یاد ہو جاتا ہے اور کبھی فرشتہ بصورت انسان میرے سامنے متشکل ہوتا ہے اور بالمشافہ مجھسے کلام کرتا ہے پس وہ جو کہتا ہے مین یاد کر لیتا ہون

حضرت عایشہ نے نقل کیا ہے کہ مینے آنحضرت کو بحالت نزول وحی سخت سردیون مین دیکھا تو آپ کی پیشانی کو شدت اور بوجہہ وحی سے پسینہ سے جاری پایا۔

حضرت ابن عباس نے نقل کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت جبرئیل سے قرآن سنتے اور سیکھنے کے وقت بڑی مشقت اُٹھاتے جب حضرت جبرئیل پڑتے تو آپ ساتھہ پڑھنے لگ جاتے اور ہونٹ ہلاتے اسپر یہہ حکم نازل ہوا کہ تو بوقت نزول قرآن زبان کو نہ ہلا۔ اِسلئے کہ اس قرآن کا تیرے سینہ مین جمع کر دینا اور اسکو تیرا پڑھہ لینا ہمارے ذمہ ہے

نہ اس نے کچھہ سُنایا ہے - اور نبی کا یہہ کہنا کہ مجھے خدا نے مبعوث کیا ہے اور خلقت کی ہدایت کے لئے بھیجا ہے بعینہ بلا تفاوت سر مو ایسا ہے جیسے وہ شاعر کہے کہ مجھے خدا نے

فاستمع له وانصت ثم ان علینا بیانه ثم ان علینا ان تقرأه فکان رسول الله صلعم بعد ذلک اذا اتاه جبرئیل استمع فاذا انطلق جبرئیل قرأ النبی صلعم کما قرءه - اخرج هذه الاحادیث کلها الشیخان مسلم والبخاری واللفظ له - وعن مسروق قال کنت متکئا عند عایشة - فقالت یا ابا عایشة ثلث من تکلم بواحدة منهن فقد اعظم الفریة قلت ما هن قالت من زعم ان محمدا رای ربه فقد اعظم علی الله الفریة وقال کنت متکئا فجلست فقلت یا ام المومنین انظرینی ولا تعجلینی الم یقل الله تعالی ولقد راه بالافق المبین ولقد راه نزلة اخری فقالت انا اول من سال ذلک عن رسول الله فقال انما هو جبرئیل ع ولم ار علیه صورته التی خلق علیها غیر هاتین مرتین رایته منهبطا من السماء الی الارض سادا عظم خلقه ما بین السماء والارض اخرجه مسلم

وعن ابن مسعود انه قال فی تفسیر قوله تعالی فکان قاب قوسین او ادنی فاوحی الی عبده ما اوحی انه رای جبرئیل له ست مایة جناح - اخرجه الشیخان -

پس جب ہم یعنی ہمارا بھیجا ہوا جبرئیل اسکو پڑہے تو چپکا ہو کر اسکو سُنتا رہہ پھر اسکا تیری زبان سے بیان ہو جانا ہمارے ذمہ ہے اس حکم کے نازل ہونیکے بعد جب حضرت جبرئیل قرآن لیکر آتے تو آن حضرت چپکے ہو کر سنتے رہتے اور جب جبرئیل چلے جاتے تو آنحضرت اسکو پڑہہ سُناتے -

اور آنحضرت سے بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا نے سوال کیا کہ کیا آپ نے خدا تعالی کو دیکھا ہے چنانچہ اس آیت میں ذکر ہے ولقد راہ نزلة اخری تو آپنے فرمایا کہ اسمیں جس کے دیکھنے کا ذکر ہے وہ جبرئیل ہے میں نے اسکو اصلی صورت پر جسپر خدا نے اسکو پیدا کیا ہے دو ہی دفعہ دیکھا ہے ایک دفعہ معراج میں اور ایک دفعہ اور جسکا اس آیت میں ذکر ہے - اور حضرت ابن مسعود نے نقل کیا ہے کہ اس موقع معراج پر آن حضرت نے حضرت جبرئیل کو اصلی صورت پر دیکھا ہے تو آپ کے چھہ سو بازو تھے

اس رویت جبرئیل کا قرآن مجید میں بھی دو جگہ سورہ نجم اور سورہ انفطار میں ذکر ہے چنانچہ احادیث مذکورہ بالا میں بعبارت عربی اسکا ذکر ہو چکا ہے جسکی تفصیل عنقریب بصفحہ ( ) آتی ہے -

اسمقام صرف اسی قدر بیان مقصود ہے کہ جن باتوں پر آنریبل صاحب نے طعن کیا ہے اُن باتوں کو خود جناب رسول اللہ صلعم نے اپنی زبان سے فرمایا ہے آنریبل صاحب نے آنحضرت کی باتوں کو مجنونوں کیسی بڑبڑ کہا ہے نعوذ باللہ

شعر سنانے کے لئے اور گانے والے کہ مجھے خدا نے راگ سکھانیکے لئے بھیجا ہے نبی کا دعوی بعثت صرف اس معنے کر ہی کہ خدا نے اسکی قوت و ملکہ نبوت کو اب کامل کر دیا ہے اور ان معنے کر شاعر اور گانے والی کو بھی بعثت کا دعوی پہنچتا ہے۔

الحاصل آپ کے نزدیک حقیقت نبوت و شاعری و موسیقی و زٹل بازی و حدادی مین سر مو فرق نہین ہے جیسے یہہ کمالات طبعی ہوتے ہین ایسی ہی نبوت بھی ایک طبعی امر ہے اس مین اور اُنمین فرق ہے تو صرف متعلقات کی نظر سے ہے ان چیزون کو شعر و راگ سے تعلق ہے نبوت کو اخلاق یا یون کہو کہ مذہبی خیالات سے تعلق ہے اور یہہ تعلق و اضافت حقیقت جانبین سے خارج ہے۔ **وبناء علیہ** آپ کی تحقیقات کی رو سے نبی پر ایمان لانا اور اسکا اتباع

† مضمون وحی و الہام آنرایبل صاحب کا جس سے بیان حقیقت نبوت لیا گیا ہے میرے ایک معزز دوست منشی صاحب نے پڑھا تو ہنس کر کہا کہ اگر حقیقت نبوت و وحی یہی ہے جو آنرایبل صاحب نے بیان کی ہے (جس سے شاعر اور زٹلی اور گانے والی رنڈی وغیرہ کا نبی اور صاحب وحی ہونا ثابت ہوتا ہے پھر انہون نے دعوے نبوت و وحی نہین کیا) تو اس تقدیر پر نبیون کی نسبت وہ شاعر و زٹلی ہی اچھی رہی۔ جنہون نے اپنے خیالات و کمالات کو ظاہری اسباب اپنی طبایع اور ملکات کی طرف نسبت کیا بناوٹ و تکلف سے یہہ نہ کہا کہ ہمکو ان خیالات و کمالات کا خدا نے القا کیا ہے یا بواسطہ جبرئیل و میکائیل ہمپر نازل کیا۔ اور اُنکی نسبت بزعم جناب نبی (معاذ اللہ) بڑے جھوٹے و فریبی ٹھہرے۔ جنہون نے ظاہری اسباب کو چھوڑ کر اپنے خیالات کے لئے غیبی اسباب بتائے اور از راہ افترا اُنکے نام بھی جبرئیل و میکائیل و کتاب آسمانی و نزول وحی ربانی گھڑ لئے۔ لوگون کو دھوکا دیا اور خدا پر افترا کیا اور سیدھی سادی بات کو اُلٹ کر کے بتا دیا۔ پس اگر آنرایبل صاحب اس بیان مین سچے ہین تو نبی (معاذ اللہ نقل کفر کفر نباشد) جھوٹے ہین اور اگر نبی سچے ہین تو آنرایبل صاحب جھوٹے ہین۔ **راقم** کہتا ہے ہم مسلمان وغیرہ اہل ادیان تو یہی کہتے اور اعتقاد رکھتے ہین کہ نبی سچے ہین اور آنرایبل صاحب (جو نبیون کو فریبی و دھوکا باز ٹھہراتے ہین) سراسر جھوٹے ہین خدا انکو ہدایت کرے یا اس تکذیب و توہین

انبیاء کا دنیا مین ظہور ص ۱۰

کرنا اور اُسکو خدا کی طرف سے سمجھنا - اور اُسکی ہدایت کے موافق نیک و بد پر کاربند ہونا ایسا ہے جیسے اِس شاعر پر شعر مین اور اُس زٹلی پر زٹل مین ایمان لانا - شعر و زٹل مین اِن کا اتباع کرنا اور شعر پڑھنے اور زٹل سیکھنے پر کاربند ہونا - جیسے انکا اتباع و ایمان صرف مقتضائے نیچر ہے کسی عذاب یا ثواب اخروی کے خوف و طمع سے نہین ہے ایسا ہی اِس نبی کا اتباع و ایمان صرف نیچر کا مقتضائے ہے عذاب و ثواب اخروی کے طمع و خوف سے نہین ہے -

یہی وجہہ ہے کہ نبی کا منکر و احکام و تعلیمات نبویہ کا مکذّب و مخالف آپکے نزدیک کافر نہین ہے چنانچہ پرچہ ذیقعدہ مین جسکا ذکر صلا ۱۹۶ وغیرہ مین ہوچکا ہے آپ کے تصریح موجود ہے یہہ جو کچھہ ہمنے حقیقت نبوت و وحی کے بیان مین آپ کی طرف نقل کیا ہے یہہ آپ کی کلام کا منطوق یا مفہوم ہے اور اصل کلام جناب جس سے یہہ بیان لیا گیا ہے بضمن حاشیہ نقل کر دیا ہے - ناظرین اصل کلام جناب کو دیکھین اور جو کچھہ ہمنے اسکا حاصل بیان کیا ہے اسکو اصل کے مطابق کر لین -

اور حقیقت کُتب آسمانی آپ نے ایسی بیان کی ہے کہ انکو زٹلی کے زٹل اور شاعر کے شعر کی جنس سے ترقی نہین دی - انکا کلام خدا ہونا اور بواسطہ ملایک نازل ہونا اور اُن پر ایمان لانا جس معنے کر آپ کے نزدیک محقق ہے - اِسکی تشریح و تفصیل بیان حقیقت وحی و نبوت مین گزر چکی ہے ؛

حقیقت ملائکہ آپ نے ایسی بیان کی ہے کہ ملائکہ کو اشیاء بذات خود قایم و موجودہ کی فہرست سے خارج کر دیا ہے اور منجملہ صفات جو بوجود محل و موصوف موجود خیال

---

† دیکھو تہذیب ماہ رجب ۹۷ھ مین جسمین آپ نے بضمن بیان اصول قدیم و جدید کے فرمایا ہے -

قدیم اصول یہہ ہے کہ نیکی یا عبادت حور و قصور و بہشت کے ملنے اور دوزخ کے عذاب سے بچنے کے لئے یا خدا کی رضامندی کے لئے اور اسکی خفگی سے بچنے کے لئے کرنی چاہیے -

جدید اصول یہہ ہے کہ ہمارے نیچر کا مقتضائے یہی ہے کہ ہمکو نیک ہونا چاہیے -

کیجاتی ہین اور اپنے آپ مین وجود نہین رکھتی شمار کیا ہے - جبرئیل امین کے نسبت جو کچھ آپنے کہا ہے وہ ابھی مذکور ہو چکا ہے ایسا ہی عموماً ملائکہ کے نسبت آپ نے کہا ہے کہ ملایکہ سے مُراد صرف قوائے موجودات ہین - ملک الجبال سے پہاڑون کی قوت مُراد ہے

† تفسیر معدن کفر و تزویر کے صفحہ ۴۶ مین آپنے فرمایا ہے فرشتون کے وجود کی نسبت لوگون کے عجیب عجیب خیالات ہین - انسان کی یہہ ایک طبعی بات ہے کہ جب کسی ایسی مخلوق کا ذکر ہو جسکو وہ نہین جانتا تو خواہ نخواہ اسکے دل مین اس مخلوق کی ایک جسمانی جسم متخیر کا جس کے رہنے کا کوئی جگہہ بھی ہو خیال جاتا ہے پھر اِن کے اوصاف پر خیال کرتے کرتے اُن کی صورت جو اُن اوصاف کے مقتضی ہوتی ہے اس کے خیال مین قرار پاتی ہے اور پھر وہ اصل کو بھول جاتا ہے کہ مین اس مخلوق کو نہین جانتا نہ مینے اسکو کبھی دیکھا ہے اور یون جاننے لگتا ہے کہ وہ مخلوق وہی ہے جو میرے خیال مین ہے اور جب وہ خیال لوگون مین نسل در نسل چلا آتا ہے تو ایسا محکم ہو جاتا ہے کہ گویا اسمین شک و شُبہ نہین ہے - یہی حال فرشتون کے نسبت ہوا ہے انکو لازمی سمجھکر گورا گورا سفید برف کا سا رنگ نوری شمع کی مانند ہین بلور کیسی پنڈلیان ہیرے کیسی پاؤن ایک خوبصورت انسان کی شکل مگر نہ مرد نہ عورت تصوّر کیا ہے - آسمان اِن کے رہنے کی جگہہ قرار دی ہے آسمان سے زمین پر آتے اور زمین پر سے آسمان پر جانے کے لئے پر لگائے ہین کسی کو شان دار اور کسی کو غصّہ ور کسیکو کم شان کسی کو صور پھونکتا کسیکو آتشین کوڑون سے مینہہ برساتا خیال کیا ہے -

مجوس اور بعض بُت پرستون کا یہہ خیال ہے کہ عالم کی ترکیب نور اور ظُلمت سے اور نور و ظُلمت دونون موجود حقیقتین ہین نور کے بھی بال بچے ہوتے ہین اور ظُلمت کے بھی - مگر نہ اِس طرح جیسے کہ انسان و حیوان جنتے ہین بلکہ اِس طرح جیسے کہ حکمت نور کی اولاد تو فرشتے ہین اور ظُلمت کی اولاد شیطان ہین -

یہودی فرشتون کو آدمی کی صورت پر مجسم مانتے تھے اور اُن کو اجسام حقیقی سمجھتے تھے - البتہ اُن کے جسم کے مادہ کو مثل انسان کے جسم کے مادہ کے نہین مانتے - بلکہ یہہ

ملک البحار سے پانی کی قوت رقت و علی ہذا القیاس ملک الرعد و ملک السحاب و ملک الاشجار سے اِن اشیاء کی قوتین مُراد ہے اِن سے کوئی ایسی چیز مراد نہین ہین جو بذات خود قایم و متحیز ہو اور انسان و حیوان و اشجار و انہار سے خارج ان کا وجود متحقق ہو۔

بقیہ کہتے تہے کہ اِن کا جسم مادّہ غلیظ سے مرکب نہین وہ اپنے تئین انسانون کو دکہائی بہی دیتے ہین اُن سے بات چیت بہی کرتے ہین۔

عرب کے بُت پرست فرشتون کو ایک مجسم اور متحیز چیز بہی سمجہتے اور جانتے تہے کہ وہ کہاتے پیتے نہین اور نہ کچہہ بشری ضرورت اُن کو ہے وہ آسمانون پر رہتے ہین اور زمین پر آتے جاتے ہین۔

عام مسلمانون کا بہی یہی عقیدہ ہے جو عرب کے بُت پرستون کا تہا وہ فرشتون کو ہوا کی مانند لطیف اجسام سمجہتے ہین اور مختلف شکلون مین بن جانے کی اِن مین قدرت جانتے ہین اور خیال کرتے ہین کہ وہ آسمانون پر رہتے ہین اور پردار ہین کہ اُڑکر زمین پر اُترتے ہین اور زمین پر سے اُڑکر آسمان پر چلے جاتے ہین۔

مین (نیچری خان صاحب فرماتے ہین) کہتا ہون کہ جس طرح انسان سے فروتر مخلوق کا سلسلہ ہم دیکہتے ہین اِسی طرح انسان سے برتر مخلوق ہونے سے انکار کی کوئی دلیل نہین ہے شاید کہ ہو۔ مگر ایسی خلقت کی درحقیقت موجود ہونے کی بہی کوئی دلیل نہین ہے کیونکہ اس کا ثبوت نہین ہے۔ قرآن مجید سے فرشتون کا ایسا وجود جیسا کہ مسلمانون نے اعتقاد کر رکہا ہے ثابت نہین ہوتا بلکہ برخلاف اُسکے پایا جاتا ہے خدا تعالی فرماتا ہے وقالوا لولا انزل علیہ ملک ولو انزلنا ملکا لقضی الامر ثم لا ینظرون۔ ولو جعلناہ ملکا لجعلناہ رجلا وللبسنا علیہم ما یلبسون * * * * اِس† آیۃ سے معلوم ہوتا ہے کہ فرشتے نہ کوئی جسم رکہتے ہین نہ دکہائی دے سکتے ہین ان کا ظہور

† یہہ سراسر تحریف و افترا ہے آیۃ کے صحیح معنے یہہ ہین کہ اگر ہم رسول فرشتے کو

مسلمان جو ملایکہ کے نسبت یہہ خیالات رکھتے ہین کہ وہ بذات خود قایم وموجود ہین اور نورانی جسم رکھتے ہین - نور سے مخلوق ہین - ان کی صورتین اور شکلین ہین جنمین پر وبازو ہین

بقیہ یا شمول مخلوق موجود کے نہین ہوسکتا - لجعلناہ رجلاً کے قید احترازی نہین ہے - انسان مین بحث تھی اسلئے رجلاً فرمایا اور نہ اس سے مراد عام موجود مخلوق ہے -

‡ ان باریک باتون پر غور کرنیسے اور اس بات کے سمجھنے سے کہ خدا تعالی جو اپنے جاہ وجلال اور اپنی قوت اور اپنے افعال کو فرشتون سے نسبت کرتا ہے تو جن فرشتون کا قرآن مجید مین ذکر ہے انکا کوئی اصلی وجود نہین ہوسکتا بلکہ خدا کی بے انتہا قدرتون کے ظہور کو اور اُن قوائے کو جو خدا نے اپنے تمام مخلوق مین مختلف قسم کے پیدا کئے ہین ملک یا ملایک کہا ہے - جن مین سے ایک شیطان یا

بقیہ الحاشیہ تو ضرور اسکو انسان کی شکل بناتی اسلئے کہ انسانون کا فرشتہ کی اصلی صورت سے مانوس مخاطب ہونا اور تعلیم وتعلیم کا فایدہ اُٹھانا بنظر طبیعت انسانی عادتاً دشوار ہے - دیکھو آنحضرت صلعم نے فرشتہ کو اصلی صورت پر افق المبین مین دیکھا تو آپ کو لرزہ شروع ہوگیا اور اپنے گھر مین پہنچ کر کپڑا اوڑھا دیا چنانچہ بصفحہ ۴۶۷ اسکا ذکر گذر چکا ہے پھر کا فراس فرشتہ کو بصورت انسان دیکھکر اسی شبہ مین پڑتے جسمین اب ہین کہ انسان کیون رسول ہوا فرشتہ کیون نہوا اسلئے ہمنے فرشتون کو رسول بناکر نہین بھیجا یہہ آیت صاف بتاتی ہے کہ فرشتہ بھی خدا کی مخلوق ہے جسکو خدا نے اس سبب سے جو بیان ہوئی رسول بناکر نہین بھیجا - یہہ سبب نہ ہوتا تو ضرور فرشتہ ہی کو رسول بناکر بھیجا جاتا - دیکھو مخاطب نے اسمین کیا تحریف وتصرف کیا ہے - بجاے اس مضمون کے انسانون کا فرشتہ کو اصلی صورت مین دیکھنا عادۃً مشکل ہے یہہ مضمون گھڑ لیا کہ انکا نظر آنا محال ونا ممکن ہے اور بجاے اس قول خداوندی کے اگر ہم فرشتے کو بھیجتے تو ضرور بصورت انسان بھیجتے یہہ افترا کیا ہے کہ اگر فرشتہ ہوتا تو ضرور موجود ہوتا اس تحریف مین آپنے یہودیون کے بھی کان کاٹے ہین - لاحول ولاقوۃ الا باللہ - حاشیہ

‡ اس عبارت مین خیط ہے جو مولف بے خبطی کی طرف سے ہے آپ یہان لفظ معلوم ہوتا ہے یا مثل اسکی کہنا بھول گئے ہین -

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

آسمان پر رہتے ہین اور دُنیا مین بہی آتے جاتے ہین اور بصورت انسان متشکل ہوکر انسانون کو دکہائی دیتے ہین اور انسانون سے ہمکلام ہوتے ہین اور خدا کے پیغام و کلام نبیون

بقیہ ابلیس بہی ہے۔ پہاڑون کے صلابت پانی کی رقت درختون کی قوت نمو برق کی قوت جذب و دفع۔ غرضیکہ تمام قوائے جنسی مخلوقات موجود ہوئے ہین اور جو مخلوقات مین ہین وہی ملک و ملائکہ ہین جنکا ذکر قرآن مجید مین آیا ہے۔ انسان ایک مجموعہ قوائے ملکوتی اور قوائے بہیمی کا ہے اور ان دونون قوتون کے بے انتہا وزیات ہین جو ہر ایک قسم کی نیکی و بدی مین ظاہر ہوتے ہین۔ اور وہی انسان کے فرشتے اور انکے وزیات اور وہی انسان کے شیطان اور اُسکے وزیات ہین،، اور بصفحہ ۱۴۸ فرمایا ہے۔ یہودیون اور عیسائیون کی کُتب مقدسہ مین روحانی عقول کا اکثر ذکر پایا جاتا ہے جن کے حالت وجود جداگانہ ہے اور ایک آسمانی جماعت قرار دی گئی ہے جسکا سردار خود خدا ہے۔ کتاب دانیال باب ۷ ورس ۱۰ و انجیل متے باب ۲۶ ورس ۵۳ و انجیل لوقا باب ۲ ورس ۱۳ و نامہ عبرانیان باب ۱۲ ورس ۲۲ و ۲۳ سے کروڑہا بلکہ کروڑہا در کروڑہا فرشتون کا ہونا معلوم ہوتا ہے اتنے بڑے جسم غفیر کے اندر مختلف درجے اور مختلف صفتین موجود ہونی ضرور ہین تاکہ انسان سے لیکر خدا تک ایک ایسا سلسلہ وجود کا قایم ہوجاوے جو خالق اور کمترین ذی عقل مخلوق کے تفاوت کو مربوط کردے۔ یہودیون کی مقدس کتابون مین فرشتون کا ایسی جماعتون مین منقسم ہونا مذکور ہے۔ جنکی عزت اور قوت اور صفت غیر مساوی ہے اور اُن پر سردار اور حکام بہی ہین۔

اسمین کچہہ شک و شُبہ نہین ہے کہ یہودیون کی قدیم کُتب مقدسہ مین یعنی اِن کتابون مین جو قید بابل سے پیشتر لکہی گئی ہین یہہ خیال صاف صاف بیان نہین ہوا بلکہ جو کتابین جلاوطنی کے زمانے مین اور اُسکے بعد کو لکہی گئی ہین ان کتابون مین اِس خیال نے صورت پکڑی ہے اور خصوصًا حضرت دانیال اور حضرت زکریا کی تحریرات مین اس خیال کا پتہ ملتا ہے۔ کتاب زکریا باب اول ورس ۱۱ گیارہ مین ایک فرشتہ سب سے اعلی درجہ کا ہے جو خدا کے روبرو کہڑا رہتا ہے اور

کے پاس پہنچاتے ہین اور دُنیا مین خدا کے احکام و تصرفات کے ظہور کے وسایل ہین کیکو جیسے (میکائیل) مینہہ برسانے کی خدمت سپرد ہے کیکو (جیسے عزرائیل) قبض ارواح

بقیہ اور فرشتون سے بطور اپنے کارندون کے کام لیتا ہے حضرت دانیال نے حضرت میکائیل فرشتہ کو بہت بڑے بڑے لقب عطا فرمائے ہین نامہ یہودہ ورس ۹ - اور اول نامہ تہسلینی کے باب ۴ ورس ۱۶ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ رائے کہ فرشتے مختلف درجہ رکھتے ہین صرف یہودیون ہی کے ساتھہ مخصوص نہ تہی بلکہ حضرت عیسے کے حواریون کا بہی یہی خیال تہا ہان اس قدر ٹہیک ہے کہ متاخرین یہودیون نے جو رتبے کی تقسیم فرشتون مین قایم کی ہے وہ حواریون کے وقت مین نہ تہی - یہودیون کے کُتب مقدسہ مین فرشتے ہمیشہ مجتسم ہوکر انسانی صورت مین دکہائی دیتے ہے اور کسی جگہہ اس بات کا اشارہ نہین ملتا کہ یہہ اجسام حقیقی نہ تہے - متقدمین یہودی بیشک یہہ جانتے تہے کہ ان اجسام کا مادہ ہمارے اجسام کے مادہ کی مانند نہین ہے کیونکہ فرشتون مین یہہ قدرت ہے کہ جب چاہین اپنے تئین لوگون کو دکہلاوین اور جب چاہین نگاہون سے غایب ہوجاوین - عیسائی بہی اس سے انکار نہین کرسکتے -

عیسائی اور یہودی دونون فرشتون مین ان صفات کو تسلیم کرتے ہین - انسان سے ان مین عقل کا زیادہ ہونا انکا قوت اور قدرت مین زیادہ ہونا - انکا پاک اور برگزیدہ ہونا - اور یہہ بات کہ فرشتے خدا یتعالی کے منشا اور مرضی کے اظہار کے ذریعہ ہین کُتب مقدسہ یہودیون اور عیسایون سے بخوبی معلوم ہوتی ہے اور اسی سبب سے بعض کامون کو ان کتابون مین بالکُل فرشتون ہی کے طرف منسوب کیا ہے -

انسانون کے مقسوم کے متعلق امورات مین بہی ان کی وساطت ہوتی ہے - یہودی اور عیسائی یہہ بہی خیال کرتے ہین کہ گو فرشتون کے وساطت ہماری نظرون سے پوشیدہ ہو تب بہی ان کی وساطت تسلیم ہوسکتی ہے - کیونکہ عبرانیون کے خط کے باب اول ورس ۱۴ و زبور داؤد باب ۳۴ ورس ۷ و باب ۹۱ ورس ۱۱ و انجیل متی باب ۱۸ ورس ۱۰ مین لکہا ہے کہ -

کی خدمت سپرد ہے کوئی (جیسے اسرافیل) افنا عالم کے لئے صور مُنہ مین لئے کھڑا ہے اور منتظر ہے کہ کب اسمین پھونک مارنے کا اذن ہوتا ہے۔ کوئی (جیسے جبرئیل) انبیا کیطرف

بقیہ خدا تعالی فرشتون کو نجات کے وارثون کی خدمت کے لئے بھیجتا ہے۔

قدیم عیسائی سمجھتے تھے کہ ہر فرد بشر کے ساتھہ ایک فرشتہ ہے جو اُسکی حفاظت پر متعین ہے۔ مشرکین کا بھی اسیکے قریب قریب عقیدہ تھا۔ یونانی اپنے محافظ دیوتا کو ڈیمن۔ اور رومی جینیس کہتے تھے۔ اور یہودی اور قدیم عیسائی یہہ بھی سمجھتے تھے ہر انسان پر دو فرشتے متعین ہوتے ہین ایک نیکی کا اور ایک بدی کا۔ عام یہودی بھی فرشتون کی نسبت یہی اعتقاد رکھتے ہین۔

قدیم عربون کا لفظ ملک اور ملائکہ کی نسبت ایسا خیال جیسا کہ یہودیون کا یہی ثابت نہین ہوا ہان یہہ بات تو تسلیم کیجا سکتی ہے کہ لغت کی کتابون مین لفظ ملک کے معنے ایلچی یا رسول یا پیغامچی کے لکھے ہین مگر یہہ تسلیم نہین ہو سکتا کہ قدیم مشرکین عرب اسکا اطلاق اس قسم کے رسولون پر کرتے تھے جنکو یہودی ملک یا ملائک کہتے تھے۔ * * * قرآن مجید مین کلام مقصود مین کسی جگہہ لفظ ملک یا ملایکہ کا اس مُراد سے استعمال نہین ہوا ہے جو مراد یہودیون نے قرار دی تھی جسکی تفسیر ہم ہر ایک مقام پر لکھین گے بلکہ برخلاف اسکے ملایکہ کا اطلاق اُن قدرتی قوا پر جنسے انتظام عالم مربوط ہے ظاہر ہوتے ہین ملایکہ کا اطلاق ہوا ہے۔

اِن آیتون مین جنکی تفسیر ہم لکھتے ہین کلام مقصود صرف اس قدر ہے کہ جو شخص اس وحی کا عدو ہو جو خدا نے محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل مین ڈالی ہے اور جو کوئی خدا اور اسکے فرشتون اور اسکے رسولون کا دشمن ہو تو بے شک اللہ ان کافرون کا دشمن ہے، یہودیون نے اپنے عندیہ مین دو جداگانہ فرشتے ٹھہرا رکھے تھے ایک جبرئیل اور ایک میکائیل پچھلے کو اپنا دوست جانتے تھے اور پہلے کو اپنا دشمن اور جو کہ دین محمدی کو وہ اپنے برخلاف خیال کرتے تھے تو یہہ سمجھتے تھے کہ جبرئیل جو ہمارا دشمن ہے وہ آنحضرت کو یہہ باتین سکھاتا ہے۔

وحی اور منکرون کیطرف عذاب لانے کا کام کرتا رہا ہے بعضے فرشتے (جنکو حفظ کہتے ہین انسان کی حفاظت کے لئے مقرر ہین - دو فرشتے ہر ایک انسان کے ساتھہ نیکی و بدی لکھنے کو مقرر ہین و علی ہذا القیاس - اِن سب خیالات مین وہ مجوسیون اور یہودیون اور عرب کے بُت پرستون کے مقلد و متبع ہین ؛

فرشتون کے نور سے مخلوق ہونیکا خیال مسلمانون نے مجوسیون سے اخذ کیا ہے اور اُنکے مجسم اور متخیر ہونے اور آسمانون مین رہنے اور پردار ہونے کا خیال عرب کے بت پرستون سے لیا ہے اور ان خیالات پر اور حواشی و صفات مذکورہ یہودیون سے سیکھے ہین آگے اُن لوگون

خدا نے پیغمبر سے کہا کہ تو کہدے کہ ہان جبرئیل ہی اللہ کے حکم سے میرے دل مین یہہ باتین ڈالتا ہے مگر جو کوئی کہ اِن باتون کا اور فرشتون کا اور جبرئیل و میکائیل کا اور رسولون کا دشمن ہے خُدا اسکا دشمن ہے -

پس درحقیقت یہودی جسکو جبرئیل کہتے تہے اور جسکا نام حکایتاً خدا نے بیان کیا ہے وہ ملکہ نبوت خود اُن حضرت مین تہا جو وحی کا باعث تہا - اِس سے اگلی آیت مین خدا تعالی نے بلا ذکر جبرئیل کے فرمایا ہے کہ بیشک ہمنے بہیجی ہین تیرے پاس کہلی ہوئی نشانیان - اِن وجوہات سے یہہ بات کہ جبرئیل درحقیقت کسی فرشتے کا نام ہے ثابت نہین ہوتی - ہان اِس قدر تسلیم ہوسکتا ہے کہ اِسی ملکہ نبوت پر جبرئیل کا اطلاق ہوا ہے - کیا تعجب کی بات نہین ہے کہ باوجودیکہ خدا کے پاس اِن دو فرشتون کے سوا اور بہی بہت سے فرشتے ہین مگر بجز دو فرشتون کے اور سب بے نام ہین کیونکہ کسی اور کا نام قرآن مین نہین آیا - حضرت عزرائیل بہی بڑے مشہور فرشتے ہین جو سبکے پاس آوینگے اور کسیکو نہین چہوڑینگے اگرچہ اُنکا ذکر بلفظ ملک الموت قرآن مین آیا ہے مگر اُن کا نام نہین بیان ہوا ہے اِن سب باتون سے صاف پایا جاتا ہے کہ فرشتون کے نام یہودیون کے مقرر کئے ہوئے ہین جو مختلف قوا کے تعبیر کرنیکو انہون نے رکہہ لئے تہے یہہ بعینہ الفاظ جناب ہین جو بجز بعض فقرات منقول ہوئے جنکو اُنکی مطابقت بالاصل مین شک ہو وہ اصل کلام صہ ۱۴۶ و ۱۴۷ تفسیر سے ملاحظہ کرے -

نے یہہ خیالات اپنی طبیعت سے بنالئے ہین اور اس بناوٹ پر انسان طبیعت دنیچر کے طرف سے مامور و مجبور ہے - نیچری وطبعی قاعدہ ہے کہ جب کوئی ایسے چیز کا ذکر سنتا ہے جسکو وہ نہین جانتا تو ضرور اُسکو کچھہ نہ کچھہ بنالیتا ہے (چنانچہ اِس قاعدہ کے رو سے خدا کو کچھہ کچھہ بنایا گیا جسکا ذکر بضمن حقیقت بیانی جناب متعلق ذات باری تعالی بصفحہ ۲۵۳ گذر چکا ہے - اسی قاعدہ کے موافق اُن لوگون نے ملایکہ کو بذات خود موجود اور اِن صفات سے موصوف بنالیا ہے اور درحقیقت اِن خیالات کے لئے کوئی اصل نہین ہے نہ یہودیون کے قدیم کُتب مقدسہ مین (جو قید بابل سے پیشتر لکھی گئی تہی) کہین انکا صاف صاف بیان ہے نہ قرآن مجید مین اُن کا ذکر ہے نہ عرب مین محاورہ وقدیم زبان مین اُنکا پتہ لگتا ہے اور نہ آن حضرت صلعم کے زمانہ مین اسکا ذکر پایا جاتا ہے -

اور جو قرآن مین جبرئیل و میکائیل کا ذکر ہے یہہ یہودیون کے خیال کے مطابق ذکر ہوا ہے اور اُن کے خیال کی حکایت ہے اور جہان اور ملایکہ کا ذکر ہے وہان موجودات عالم کی قوتین مراد ہین -

یہہ منطوق یا مفہوم کلام جناب ہے اور اصل کلام بلاغت نظام بضمن حاشیہ نقل کیا گیا جس سے ہمارے بیان کا مطابق یا مخالف ہونا ناظرین کو بخوبی معلوم ہو سکتا ہے

اور حقیقت بعث بعد الموت یعنے مرنے کے بعد اُٹہنے اور جزا، و سزا، اعمال مین بہشت و دوزخ کے نعیم و آلام پانے کی آپ نے ایسی بیان کی ہے جیسے بچون کے خیال مین ہوے یا ڈائین کی حقیقت ہوتی ہے جو کہنے اور سمجہہ لینے کو جو کچھہ کہو سو ہی اور حقیقت وخارج مین کچھہ بہی نہین -

اِس حقیقت بیانی سے نئے دانشمند و مہذب تو یقین کر بیٹہے ہین کہ جو کچھہ نبیون نے اسباب مین کہا ہے وہ بچون کی ترغیب اور احمقون کی تخویف سے بڑہکر نہین ہے - **آپ کے نزدیک نبیون کا یہہ کہنا** کہ مرنے کے بعد اُٹہکر نیک اعمال کے بدلہ بہشت مین جاوینگے اور کیلے اور کھجور ین کہاوین گے **بعینہہ** ایسا ہے جیسا بچون کو کہا کرتے ہین کہ تم فلانا کام کروگے

تو تم کو سونے کا ہاتھی لیدینگے اور انکا یہہ کہنا کہ بدکار اعمال بد کی سزائے مین دوزخ مین جاوینگے اور وہان لہو پیپ تہور کہاوین گے بعینہ ایسا ہے جیسے بچون کو کہا جاتا ہے کہ اگر تم شوخی کروگے تو تم کو ہوّے یا ڈاین کے آگے ڈال دینگے ؛

یہہ سمجہکر وہ لوگ تو نبیون کو صرف احمقون کے بہلانے اور نادانون کی طفل تسلّی سے دام مین لانے والے جان چکے ہین اور بناء علیہ تقلید و تقیید شریعت انبیاء سے بالکل آزاد ہوکر اس شعر پر عمل کرنے لگے ہین ؎ نہ رکہہ روزہ نہ مر بہو کہا نہ جا مسجد نہ دے سجدہ ؛ وضو کا توڑ دے کوزہ شراب شوق پیتا جا۔ تقلید و تقیید شریعت کے پابند ہین تو وہی لوگ ہین جو ہنوز آپ کے حقایق بیانی پر مطلع نہین ہوئے۔

یہہ حقیقت بیانی جناب نعیم و الام بہشت و دوزخ کے متعلّق اسی جلد کے نمبر پنجم و ششم مین صـ۱۵۱ سے صـ۱۷۴ تک مفصل مذکور ہو چکی ہے اور حشر کی حقیقت اس قدر تو آپ نے بیان کر دی ہے کہ حشر سے حشر اجسام مراد نہین اور بجواب قول امام غزالی کے کہ منکر حشر اجسام کافر و منکر ضروریات دین ہے آپ نے صاف فرما دیا ہے اعتقاد حشر اجسام ضروریات دین سے نہین ہے اور اس حشر کا منکر کافر نہین چنانچہ اعتراض اول و دوم جناب جسکے جواب مین قلم جاری ہے اور وہ نمبر ہفتم و ہشتم مین منقول ہوا اسپر شاہد ہے۔ اب اسمین یہہ تفصیل باقی ہے کہ جو حشر اجسام قرآن مجید مین وارد ہے اسکی تاویل کیا ہے اور اس سے کونسا وجود حسّی یا خیالی یا عقلی یا شبہی مراد ہے اس تفصیل کا وعدہ آپنے تفسیر پر تزویر مین کیا ہے دیکہئے اس وعدہ کا ایفاء فرماتے ہین تو کیا پہتر برساتے ہین ؛

یہہ اصول خمسہ ایمان مین آپنے حقیقت بیانی فرمائی ہے۔ اسی پر بقیہ اصول و فروع اسلام مین آپ کی حقیقت بیانی کا قیاس ہو سکتا ہے ؛

اب یہہ دیکہنا چاہئے کہ بانیٔ اسلام کے نزدیک ان اصول خمسہ کی حقیقت کیا ہے آیا وہی حقیقت ہے جو زمانہ رسالت سے لیکر آجتک روئے زمین کے مسلمان اعتقاد رکہتے اور

بیان کرتے ہین یا وہ حقیقت ہے جو آپنے بیان کی ہے -

جہانتک کتاب اللہ اور اقوال وحالات رسول اللہ صلعم کو دیکھا جاتا ہے اُن سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ جو حقایق ان اصول کے مسلمانون کے اعتقاد مین ہین وہی خدا ورسول کے نزدیک انکی حقایق ہین - اور جو آنرایبل صاحب کو سوجہین ہین وہ خدا ورسول کے نزدیک حقایق نہین ہین - اس نئے سمجھہ جناب کی نسبت اخبار **تیرہوین صدی** کے پرچہ دوم جلد ششم مین کیا خوب کہا ہے ؎ الغرض خوب ہی سوجھی اُنہین جو جو سوجھی ؛ جو خدا کو بھی سوجھی تھی سوانکو سوجھی ؛

پس ناظرین اِن اصول کے حقایق کو جو خدا اور سول وعام مُسلمانون کے نزدیک مقرر ہین توجہہ سے ملاحظہ فرماوین -

بیان حقیقت اصل اول

(یعنی ایمان باللہ)

خدا کی ذات وصفات کی نسبت مسلمانون کا یہہ اعتقاد ہے کہ خدا حیّ قیّوم وبصیر قایم ودایم جمیع صفات کمالیہ سے متّصف موجود ہے اسکی کسی صفت مین کوئی چیز مانند نہین ہے جس نے خدا کو کسی صفت مین مخلوق کی مانند جانا اُسنے خدا کو نہ مانا -

ان کا قول ہے الجسّم ما عبد اللہ + قط یعنی خدا کو جسم سمجھنے والے نے ہرگز خدا کو نہین پوجا اور یہہ بھی انکا قول ہے کُلّ ما خطر ببالك فالله منزہ عن ذٰلك یعنے جو کچھہ تیرے دل مین خدا کی ذات یا صفات کی نسبت خیال گذرے خدا اُس سے منزہ ہے ؎

+ یہہ قول اور قول مابعد امام رازی سے منقول ہے اس سے پہلا قول شیخ ابن تیمیہ سے اِس قسم کے اوائل رسایل توحید وصفات مین جو لاہور چھپے ہین اور انکے اشتہار دئے گئے ہین بکثرت موجود ہین اور اشاعۃ السنۃ نمبر ششم جلد ہذا مین بھی بعض اقوال نقل ہو چکے ہین -

اے برتر از قیاس و خیال و گمان و وہم ٭ وز ہر چہ گفتہ اند شنیدیم و خواندہ ایم

اور یہہ بہی انکا قول ہے الممثل اعشی والمعطل اعمی والممثل یعبد صنما والمعطل یعبد عدما یعنے خدا کی ذات و صفات مین کسی چیز کو مشابہ کہنے والا نیم کور ہے اور خدا کو صفات سے بیکار کرنیوالا اندہا ہے اور خدا کو کسی چیز کی مانند کہنے والا بت پرست ہے اور اسکو صفات سے معطل سمجہنے والا عدم کو پوجہتا ہے ؛

اور اس اعتقاد کو خدا تعالی نے ان دو آیتون سے تصدیق کیا ہے (۱) لیس کمثلہ شیئ وھو السمیع العلیم یعنی خدا سنتا اور جانتا ہے پر اسکے مثل کوئی چیز نہین۔

(۲) ولم یکن لہ کفوا احد یعنی اسکا کوئی ہمتا نہین۔

ان دو آیتون نے مسلمانون کے اعتقاد کو سچا کیا اور آپ کی اس حقیقت بیانی کو کہ خدا کو جو کچہہ کوئی سمجہہ بے بیچون و بے مثل یا خوبصورت و دلہن یا ڈائین بدشکل وہی خدا کی حقیقت ہے صاف باطل کر دیا۔

اور خدا کی صفت قدرت و تصرف مین جو کچہہ مسلمانون کا اعتقاد ہے کہ خدا چاہے تو پانی سے آگ کا کام لے سکتا ہے اور آگ سے پانی کا اسکو خدا تعالی نے قرآن مجید مین بہت جگہہ تصدیق کیا ہے اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ السلام کی شان مین ایسا کر کے بہی دکہا دیا اللہ تعالی فرماتا ہے۔ کہ خدا جو چاہتا ہے سو کرتا ہے اور فرمایا وہ جو ارادہ کرتا ہی حکم دیتا ہے اور فرمایا وہ ہر شے پر قادر ہے۔ اور فرمایا کافرون نے کہا حضرت ابراہیم کو جلا دو ہمنی کہا اے آگ تو ٹہنڈی ہو جا۔ مگر ایسی ٹہنڈی نہ ہو جس سے ابراہیم تکلیف پاوین بلکہ ایسی ٹہنڈی جسمین بچ رہین۔ کافرون نے ابراہیم کے ہلاک کرنے کو ایک مکر کیا ہمنے انہی کو نقصان مین رکہا۔

ان اللہ یفعل ما یشاء۔ الحج ۲۶۔ ان اللہ یحکم ما یرید المایدہ ۱۶۔ ان اللہ علی کل شی قدیر بقرہ ۲۶۔ قالوا حرقوہ وانصروا الھتکم ان کنتم فاعلین قلنا یا نار کونی بردا وسلاما علی ابراھیم وارادوا بہ کیدا فجعلناھم الاخسرین۔ الانبیاء ۵

اور خدا پر ایمان لانے کی حقیقت مسلمانون کے اعتقاد مین یہہ ہے کہ خدا کو خدا مانے تو پھر ایسے قول و فعل کا مرتکب اور ایسے اعتقاد کا معتقد نہ ہو جو اُسکو خدا کا منکر و مکذب و مشرک قرار دے - اور اِس اعتقاد پر جو کتاب اللہ کی شہادت و تصدیق پائی جاتی ہے اسکا بیان نمبر ہائے سابقہ خصوصاً مضمون نمبر ۸ مین بخوبی ہو چکا ہے -

بیان حقیقت اصل دوم

(یعنی ایمان برسول)

حقیقت وحی و رسالت کا پورا بیان تو ہماری مبحث نبوت مین ہو گا - اس مقام پر اسقدر کہا جاتا ہے کہ مسلمانون کے اعتقاد مین وحی و نبوت صرف امر طبعی نہین ہے جس کے وجود و تحقیق کے لئے صرف نبی کی طبیعت یا خیال یا دل و دماغ کافی ہو بلکہ وہ فیضان و القاء غیبی ہے جو وقتاً فوقتاً و آناً فاناً بحسب مقتضائے ضروریات و اوقات توجہات و عنایات ربانیہ پر موقوف ہے -

اسمین شک نہین کہ نبی کی طبیعت یا دل و دماغ کو بھی اس وحی کی تحقیق وجود مین دخل ہے مگر اتنا ہی دخل جس قدر کسی چیز کے قابل و مادہ کو اُسکی تحقق مین دخل ہوتا ہے بیشک حضرت کے دل یا سینہ یا طبیعت کو لایق اور قابل انعکاس تجلیات ربانیہ کیا ہے اور وحی الی عبدہ کو انعکاس انوار الہی رکھا ہے چنانچہ یہہ ارشاد خداوندی کہ

ما کذب الفؤاد ما رای
افتمارونہ علی ما یری ولقد
رآہ نزلۃ اُخری عند سدرۃ
المنتھی عندھا جنۃ
الماوی الخ نجم ۱۶ -

(پس جو اس وحی و رسالت کا سزاوار محل و موقع نے رسول کو) پہنچایا اسکے عام قاعدہ ہے کہ قابل آنکھہ سے دیکھا - کیا تم (اے مشرکین) الحضرت ہو تو اسکو دیکھنے پر جھگڑتے اور شک کرتے ہو - اُسنے تو اور دفعہ بھی جبرئیل کو دیکھا ہے - جب وہ سدرۃ المنتہی کے پاس تھا جہان (شہیدون) اور ارواح صالحین کے رہنے کی بہشت ہے -

دیکھو دیا سلائی یا تیل مین جلنے کا مادہ ہے مگر جبتک اسکو خارج سے حرکت نہ پہونچے اور اُسکو آگ نہ لگے اِن سے خود بخود جل اُٹھنا سرزد نہین ہوتا۔

(۴) مصقل (یعنی صیقل شدہ) آئینہ مین شعاع آفتاب کو دوسری چیز مقابل پر منعکس کر دینے کا ملکہ و مادہ ہے مگر جبتک آفتاب اپنی روشنی سے آئینہ پر فیضان نکرے آئینہ خود بخود روشنی کا فیضان کسی چیز پر نہین کر سکتا ہے۔ اِس قاعدہ کے رو سے نبی کا دل یا سینہ جو قابل ہے خود بخود القاء فیضان نہین کر سکتا یہہ القاء و فیضان اسی مبدء فیاض کا کام ہے۔ جس نے نبی کے دل و دماغ کو قابل انعکاس پیدا کیا۔ چنانچہ خدا تعالی کا نور سینہ اصفیاء کو روغن زیتون سے تشبیہ دینا اور اُسکی نسبت یہہ کہنا کہ خود بخود جلنے کے قریب ہے

یکاد زیتہا یضیء ولو لم تمسسہ نار۔ نور ع ۵

یعنے جل نہین اُٹھا اِس امر کی طرف مشعر ہے۔ پس جو فیض و وحی القاء کو اِس دل کا فعل سمجھتا ہے وہ معنے ولوازم فاعل و قابل مین تمیز نہین کرتا اور اُن علوم قدیمہ سے جنمین علل اربعہ مادی۔ صوری۔ فاعلی۔ غائی سے بحث ہوتی ہے واقفیت نہین رکھتا۔

پھر یہہ فیض و القاء اس مبدء فیاض کا نبی کے دل پر دو قسم پر ہے † (۱) بالواسطہ اور (۲) بلا واسطہ قسم اول وہ ہے جو جبرئیل امین اپنی اصلی صورت مین جسپر خدا نے انکو مخلوق و مشخص کیا ہے چنانچہ اسکا بیان عنقریب آتا ہے یا علمات انسان (دحیہ کلبی) پہنچاتے اور ایک کلام موزون و مراتب (جسکو وحی متلو کہتے ہین) خدا کیطرف سے لاتے اور آنحضرت کو پڑھ سناتے اور کبھی بدون تمثل صورت انسان اک آواز جس سے آنحضرت بہت تکلیف اُٹھاتے اور پسینہ پسینہ ہو جاتے ان سب صورتون مین بوارادہ کرنا ہی وحی بھی لاتے جسکے الفاظ خدا کی طرف نہ ہوتے بلکہ وہ ہر شے پر قادر ہے۔ اور فرماتے جسکو اہل اسلام وحی غیر متلو کہتے ہین

قلنا یا نار کونی بردا وسلاما علی ابراھیم وارادوا بہ کیدا فجعلناھم الاخسرین۔ الانبیاء ۵

فرمایا کافرون نے کہا حضرت ابراہیم کو جلا دو ہمنے کہا اے آگ تو ٹھنڈی ہو جا۔ مگر ایسی ٹھنڈی نہ ہو جس سے ابراہیم تکلیف پاوین بلکہ ایسی ٹھنڈی جسمین بچے رہین۔ کافرون نے ابراہیم کے ہلاک کرنے کو ایک مکر کیا ہمنے انہی کو نقصان مین رکھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

پھر دُنیا مین ہم افسوس کس پر کرین - میرے ان اشارات کو اُنہون نے نہ سمجھا تو ناچار کسی نہ کسی صاحب کا بطور مثال نام لینا پڑیگا ؛

۳ - مصباح الادلۃ جواب ادلہ کاملہ کے جسقدر نسخے دہلی وڈیرہ دان مین تھے وہ سب فروخت ہوگئے ہین اب جسقدر نسخے باقی ہین وہ سب لاہور ہین ہمارے پاس ہین جو ہمنے مالک کتاب سے قیمتہً خرید لئے ہین سو یہی دن بدن فروخت ہوتے جاتے ہین تھوڑے سے نسخے باقی رہگئے ہین پس جنکو خریداری اِس کتاب کی منظور ہو وہ تاخیر و توقف نہ کرین جلد زر قیمت ارسال فرماکر راقم سے کتاب طلب فرماوین عام قیمت ۸ر محصول ار پہلے ہمنے مسکینون کے لئے ۶ر مقرر کی تھی مگر جبکہ دیکھا کہ غنی لوگ بھی مسکین بنکر چھپہ آنہ کو ہی مانگتے ہین اِسلئے قیمت کو عام کردیا تاہم رعایت مساکین ہاتھہ سے نہ دیجاویگی مگر وہ رعایت حسب موقع و مشاہدہ عمل مین آویگی -

۴ براھین احمدیہ کی معاونت کی نسبت ہم نمبر سابق مین بہت کچھہ ترغیب دے چکے ہین جس سے مسلمان حامیان اسلام متاثر ہونیکی امید قوی ہے - اب ہم اِس کتاب کے مولف مرزا غلام احمد صاحب کو ایک تدبیر فراہمی چندہ یا قیمت کتاب پر آگاہ کرتے ہین وہ یہہ کہ مرزا صاحب اس باب مین اُن اعیان وروسا اسلام کیطرف سے مراجعت کرین جنمین اکثر ایسے اہل وسعت ہین کہ اگر انمین سے کوئی صاحب توجہہ کرین تو صرف اپنی ہمت سے بلا شراکت غیر کتاب کو چھپوا سکتے ہین آگے اِس تدبیر کا کارگر ہونا خدا کے اختیار ہے جسکی عظمت شان ہے اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ حکایت ہے - آن حضرات کے نام نامی یہہ ہین -

(۱) نواب والاجاہ امیر الملک مولوی سید محمد صدیق حسن خانصاحب بہادر امیر ریاست بھوپال

(۲) نواب محمود علیخان صاحب بہادر رئیس پہتاری ضلع بلند شہر -

(۳) نواب محمد ابراہیم علیخان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ -

(۴) نواب محمد داؤد خان صاحب رئیس کرنول ضلع مدراس -

(۵) جناب خلیفہ محمد حسن صاحب وزیر ریاست پٹیالہ دام اقبالہم -

(۶) آغا کلب عابد بیگ صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر ضلع امرتسر۔

(۷) سید ہدایت علی صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر ضلع گورداسپور۔

(۸) جناب جامع معقول و منقول ماہر فروع و اصول معدن فیض عام۔ ناصر اسلام بررو تصنیف و کلام حضرت مولوی حاجی سید امداد العلی صاحب ڈپٹی کلکٹر مراد آباد۔

(۹) خانصاحب محمد امام خان صاحب مالگذار کانواڑہ ضلع سیونی۔

(۱۰) خانصاحب محمد امام خان صاحب مالگذار آرئی ضلع سیونی۔

۵۔ قیمت براہین احمدیہ جو بنرخ جدیدی نسخہ دس روپیہ مقرر ہوئی ہے وہ صرف اہل اسلام کے لئے ہے جنکی جانب سے علاوہ از قیمت کتاب اور نوع سے بھی مدد پہنچنے کی توقع ہے اِن کے سواء اور مذہب (عیسائی آریہ وغیرہ) والون سے اسکی قیمت پچیس روپیہ لیجاویگی اور ایکروپیہ نو آنہ محصول ڈاک علاوہ بران۔

اطلاع

لاہور مین کاتب لئیق کے میسر نہ آنیکے سبب رسالہ مدت سے خراب ہو رہا تہا اب کی دفعہ اُسکا چھپوانا امرتسر مین تجویز ہوا ہے وہان اچھا چھپا تو ہمیشہ وہین سے چھپوایا جاویگا مگر لین دین و خط و کتابت متعلق رسالہ مہتمم رسالہ سے حسب عنوان و نشان قدیم ہونا چاہئے مطبع امرتسر کو بجز طبع رسالہ اور کچھہ تعلق و اختیار نہین ہے۔

راقم

ابو سعید محمد حسین مہتمم اشاعۃ السنۃ

ازلاہور محلہ سید مٹھہ۔